

## صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی خیبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 13 دسمبر 2016ء بمطابق 13 ربیع

الاول 1438 ہجری بعد از دوپہر دو بجکر پچاس منٹ پر منعقد ہوا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر، مہرتاج روغانی مسند صدارت پر متمکن ہوئیں۔

### تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔

يَلِدَاؤُدُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُم بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ إِنَّ الَّذِينَ يُضِلُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا نَسُوا يَوْمَ الْحِسَابِ ۝ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَلْطَلًّا ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِينَ كَفَرُوا فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنَ النَّارِ ۝ أَمْ نَجْعَلُ الَّذِينَ ءَامَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَالْمُفْسِدِينَ فِي الْأَرْضِ أَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِينَ كَالْفُجَّارِ ۝ كَتَلَبُّوا نُزُلْنَا إِلَيْكَ مُبْرَكًا لَّيْسَ لَكَ لِيُدَبَّرُوا ءَايَاتِنَا وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ۔

(ترجمہ): اے داؤد ہم نے تم کو زمین میں بادشاہ بنایا ہے تو لوگوں میں انصاف کے فیصلے کیا کرو اور خواہش کی پیروی نہ کرنا کہ وہ تمہیں خدا کے رستے سے بھٹکا دے گی۔ جو لوگ خدا کے رستے سے بھٹکتے ہیں ان کیلئے سخت عذاب (تیار) ہے کہ انہوں نے حساب کے دن کو بھلا دیا۔ اور ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو کائنات ان میں ہے اس کو خالی از مصلحت نہیں پیدا کیا۔ یہ ان کا گمان ہے جو کافر ہیں۔ سو کافروں کیلئے دوزخ کا عذاب ہے۔ جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے۔ کیا ان کو ہم ان کی طرح کر دیں گے جو ملک میں فساد کرتے ہیں۔ یا پرہیزگاروں کو بدکاروں کی طرح کر دیں گے (یہ) کتاب جو ہم نے تم پر نازل کی ہے بابرکت ہے تاکہ لوگ اس کی آیتوں میں غور کریں اور تاکہ اہل عقل نصیحت پکڑیں۔ وَأَخْرِجُوا الدَّعْوَانَا إِنَّا نَحْمَدُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جزاکم اللہ۔ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي اَمْرِي وَاَحْلِلْ عُقْدَةَ مِن لِسَانِي

I think some of the people are having meeting with یَفْقَهُوا قَوْلِي۔  
Speaker Sahib, if we inform them it will be better because fifteen people are sitting there in the meeting. I will start with the leave applications first.

جناب فضل الہی (پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات): میڈم سپیکر!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: چھی Leave applications او وایم نو۔

اراکین کی رخصت

محترمہ ڈپٹی سپیکر: راجہ فیصل زمان، اکرام اللہ خان گنڈاپور، اعظم خان درانی، صاحبزادہ ثناء اللہ، مسماۃ نادیہ

شیر، عبدالکریم خان، اشتیاق ارمر،? May the leave be granted-

(تحریک منظور کی گئی)

Madam Deputy Speaker: Fazal Elahi! You want to say something?

پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات: یس، میڈم سپیکر! دن نہ دوہ ورھی اگاہو زمونر د پولیس دیپارٹمنٹ یو دی ایس پی صاحب چھی دے ہغوی جمات تہ تلل او دہشتگرد و شہید کرو، د ہغی د پارہ خویو زما ریکویسٹ دے چھی دعا او کیرے شی، دویمہ دا چھی اوس وخت راغلی دے چھی حکمرانان چھی کوم دی او سپیشلی مرکزی حکومت تہ پہ دے باندھی یو Bold step واخلی او زمونر چھی کوم مسائل دی پہ صوبہ کبھی د سیکورٹی د فنڈ بارہ کبھی چھی مونرہ ہغہ نہ شو پورا کولے، د ہغی د پارہ چھی کوم دے، دا خبری چھی واضحہ شی خکھ چھی یو مسلمان جماعت تہ خی نو ہغہ مسلمان نہ شی قتلولے، ہغہ چھی قتلوی نو صرف او صرف کافر بہ ئے قتلوی، لہذا زما دا درخواست دے چھی دعا د اوشی او د دی د پارہ پہ دے باندھی د بحث او کیرے شی چھی روزانہ چھی کوم تارگت کلنگ کیری، ہغہ زہ دا دعویٰ سرہ وایم چھی دا مسلمان نہ شی کولے جی، پہ دیکبھی چھی د چالاس دے، ہغہ د واضحہ کیرے شی، شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عنایت صاحب، تاسو بہ دعا ہم او کړئ،  
And at the same time you answer him as well.

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ خو ورځی مخکښی چي کوم د پوليس ډي ايس پي صاحب شهيد شوي دے، مونږ د هغوی د قتل غندنه او مذمت کوؤ او دې ايوان کښې هميشه د پاره چي کله په صوبه کښې د لاء انفورسمنټ ايجنسيز خلق شهيدان شوي دي نو ټول ايوان په شکرپه باندې په گنډه باندې په يو Spirit سره د هغوی د لواحقينو سره د غمرازې اظهار هم کړي دے او Jointly مذمت ئي هم کړي دے او رښتيا خبره داسې ده چي د تير شوي پينځلسو کالونه چي په دې صوبه کښې کوم تکليف دے او ټارگټ کلنگز دي، دهما کي دي، لاء انفورسمنټ ايجنسيانو او خلقو قرباني پيش کړې نو په هغې کښې پوليس خصوصاً د ټولو لاء انفورسمنټ ايجنسيانو له د داد ورکړې او زه خو دا نه وایم چي حالات Completely ټهپک شوي دي خو بهر حال دا يو خبره Acknowledge کول پکار دي چي د 2013ء نه Onwards دهما کو کښې هم يو ريکارډ کمے راغلي دے او ټارگټ کلنگ هم کافي حده پورې کم شوي دي خو بهر حال جنگ چي کله کيږي نو هغې کښې يو سټيج بيا داسې راځي چي کله ختميدو طرف ته روان شي نو دا واقعات داسې په يکدم باندې کنټروليري نه او زه د دوئي دا پوائنټ بالکل سپورټ کوم چي خيبر پختونخوا فرنټ لائن صوبه ده او دې صوبه کښې پوليس ډيري لويي قرباني ورکړي دي، د خيبر پختونخوا پوليس چي دے نو په دې War on terror کښې په فرنټ لائن باندې جنگ جهگړه کړې ده، زه بالکل د دوئي دا پوائنټ سپورټ کوم چي د خيبر پختونخوا کوم ضرورتونه دي، د پوليس کوم ضرورتونه دي، د هغې په بنياد باندې مونږه له مرکزي حکومت سپورټ کول پکار دي، خيبر پختونخوا ته او دې طرف نه چي کوم ډيمانډز تلي دي نو هغه ډيمانډز هم لکه دغه کول پکار دي او زه د ممبر صاحب په دې باندې شکرپه ادا کوم چي هغه زمونږه د يو پوليس د شهيد او د 'هيرو' خبره په دې ايوان کښې اوچته کړه، زه او وایم چي د هغه د پاره هم کوؤ۔

(اس مرحلہ پر شہداء کیلئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب محمد شیراز: میڈم سپیکر!  
محترمہ ڈپٹی سپیکر: یس۔ شیراز خان۔

## توجہ دلاؤ نوٹس

جناب محمد شیراز: شکریہ۔ میڈم سپیکر! میں ایک اہم مسئلے کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ انصاف فوڈ پروگرام کے ذریعے زمینداروں کیلئے جو بیج، تخم منگوا یا گیا ہے، چند اضلاع میں وہ تخم پہنچ گیا ہے لیکن زمینداروں میں تقسیم نہیں کیا جا رہا۔ اس سال خشک سالی بھی ہے اور پچھلی دفعہ بھی وہ جو بیج منگوا یا گیا تھا، اس میں پرا بلمز وغیرہ موجود تھے، اس وجہ سے گندم کی پیداوار بہت زیادہ کم تھی، تو میرے نوٹس میں یہ بات لائی گئی ہے، زمینداروں نے کہا ہے کہ بیج منگوا یا گیا ہے اور اب حکومت کا بعد میں یہ خیال ہے کہ جو بیج وغیرہ ہے اس کو تقسیم نہ کیا جائے، تو میں یہ حکومت سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر گورنمنٹ کا اتنا پیسہ اس پر لگایا گیا ہے اور اوپر سے قحط سالی بھی ہے تو ٹائم اسی طرح گزر رہا ہے تو کل کو اس صوبے میں قحط سالی ہوگی یا یہ جو گورنمنٹ کا Loss ہوا ہے، اس کا ذمہ دار کون ہوگا؟ شکریہ جناب۔

Madam Deputy Speaker: Call attention is coming regarding the agriculture, Zareen Zia, would you like to answer now?

محترمہ زرین ریاض (پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت): جی میڈم!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، زرین ضیاء صاحبہ۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر! جیسے انہوں نے کہا، ان کی اس بات میں بالکل صداقت ہے، یہ ہماری سکیم جب شروع ہوئی تھی، یہ تقریباً ٹوٹل تین ارب 79 کروڑ اور 38 لاکھ روپے کی تھی تو جس میں سے پچھلے سال ہم نے یہ خرچ کئے ہیں، ایک ارب 26 کروڑ روپے اس سکیم کے تحت 2015-16ء میں خرچ ہوئے اور ابھی جیسے یہ کہہ رہے ہیں اس بات میں صداقت تھی لیکن ابھی اسی کو ہم نے اٹھایا اور اس کیلئے سمری سی ایم صاحب کو بھیجی گئی ہے اور سی ایم صاحب Agree ہوئے ہیں تو ایک دو دنوں میں سمری جا چکی ہے اس کی وہ Approval دے دیں گے تو جتنے بھی ضلعوں کو گندم گئی ہوئی ہے یا جہاں پر بھی ہے اور جن لوگوں نے وہاں رجسٹریشن اس میں کی ہے، ان تمام ضلعوں کے کسانوں کو وہ مہیا کی جائے گی۔ ایک دو دن میں، وہ سمری گئی ہوئی ہے، وہ Approval سی ایم صاحب دے چکے ہیں، وہ کہہ رہے ہیں کہ جب سمری آئے گی تو میں اس کی Approval دے دوں گا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی شیراز خان۔

جناب محمد شیراز: ٹھیک ہے میڈم سپیکر، مجھے پارلیمانی سیکرٹری کی بات پر اعتماد ہے، میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ خدا نخواستہ، گورنمنٹ کا پیسہ بھی لگا ہوا ہے اور قحط سالی بھی ہے، اوپر سے خشک سالی بھی ہے، اگر اسی طرح وہ سمری پڑی رہی، ٹائم گزر گیا تو پھر وہ گندم کاشت کرنے کا وقت ہی چلایا جائے گا تو پھر اس کا کیا فائدہ؟ تو میں حکومت وقت سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جلد از جلد اس کی اجازت دی جائے تاکہ جو بیج جن ضلعوں کو پہنچ گیا ہے، اس کو جلد از جلد تقسیم کیا جائے تاکہ حکومت نقصان سے بھی بچ جائے اور زمینداروں کا جو مسئلہ ہے، وہ بھی حل ہو جائے۔ شکر یہ میڈم سپیکر۔

جناب شاہ حسین خان: میڈم! پہ دہی بارہ کبھی زما کال اتینشن دے۔

Madam Deputy Speaker: I know-----

جناب شاہ حسین خان: جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: I know, your call attention will be coming، او او، ہغہ بہ زہ بیا بیل راخم، شیراز خان تہ ما او وئیل چپی Call attention is coming، جی، زرین ضیاء!

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت: جیسے شیراز خان نے کہا، ان کی بات سے بالکل میں اتفاق کرتی ہوں اور میں نے Strictly ان کو کہا ہے، ڈیپارٹمنٹ والوں کو جیسے ابھی میری میٹنگ ہوئی، میں نے انہیں خود کہا ہے کہ اس سمری کو آپ Pursue کریں اور دو دن میں اس سمری کی Approval ہونی چاہیے کیونکہ جو گندم کی پیداوار کے دن ہیں، وہ یہی دن ہیں اور ساتھ ہی اگر بارش شروع ہوگئی تو، تاکہ کسانوں کو اس کا فائدہ پہنچ جائے تو ان شاء اللہ ان کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں، گورنمنٹ اس کے متعلق پوری طرح Aware ہے اور اس کو جلدی تقسیم کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

Madam Deputy Speaker: Okay, we come to the Questions/Answers session. First Question is from Syed Jafar Shah Sahib, Syed Jafar Shah Sahib, lapsed. Second Question is from Janab Sardar Hussain Chitrali Sahib, lapsed. Again Sardar Hussain Chitrali Sahib, lapsed, I have to read the number because they are not here, Question No. 3950, Sardar Hussain Chitrali Sahib, lapsed. Next Question is 3907, from Noor Saleem Khan, Noor Saleem Khan, absent lapsed. Next Question is again, this is 3992, from Sardar Hussain Chitrali Sahib, lapsed. Next Question No. is 3919, from Janab Saleem Khan Sahib,

lapsed. Okay, all the Questions are lapsed today, there is one Question No. is 3870 from Raja Faisal Zaman Sahib, not present, lapsed.

### غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

3937 \_ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر مال ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پچھلی حکومت کے دور میں تحصیل بحرین میں پٹوار خانہ کی تعمیر کیلئے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں رقم مختص کی گئی تھی اور اس سکیم کی منظوری بھی ہو چکی تھی;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اس منصوبہ کی موجودہ صورتحال کیا ہے، نیز اس پر ابھی تک عملی کام کیوں شروع نہیں کیا گیا، وجوہات بتائی جائیں؟

جناب علی امین خان (وزیر مال): (الف) جی نہیں۔

(ب) پچھلے دور حکومت میں مذکورہ پٹوار خانہ کی تعمیر کیلئے نہ کوئی منظوری ہوئی تھی اور نہ کوئی رقم مختص کی گئی تھی البتہ موجودہ دور حکومت میں تحصیل بحرین میں پٹوار خانہ تعمیر ہو چکا ہے اور متعلقہ محکمہ کے حوالہ کیا گیا ہے۔ مذکورہ پٹوار خانہ کی منظوری 07-03-2014ء کو ہوئی تھی اور اس پر کل تین لاکھ 69 ہزار روپے خرچ کئے گئے ہیں۔

3990 \_ جناب سردار حسین (چترالی): کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے چترال میں سونامی بلین کے تحت پودے لگائے ہیں;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پودوں پر نگہبان بھی مقرر کئے گئے ہیں;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو چترال میں لگائے گئے پودوں کی تعداد، مقام، کتنے

پودے کامیاب اور کتنے ضائع ہوئے۔ نیز نگہبانوں کی تعداد اور ان کی تنخواہ کی ادائیگی کی تفصیل فراہم کی

جائے؟

سید محمد اشتیاق (معاون خصوصی برائے ماحولیات): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے کہ شجر کاری رقبہ پر چوکیدار متعین ہیں۔

(ج) چترال فارسٹ ڈویژن میں سونامی پراجیکٹ کے تحت جو پودے لگائے گئے ہیں وہ اکثر کامیاب ہیں نیز چترال میں طویل خشک سالی کی وجہ سے جو پودے ناکام ہو جاتے ہیں تو چوکیدار کے ذریعے نئے پودے لگائے جاتے ہیں۔ مذکورہ پودوں کی دیکھ بھال وغیرہ کیلئے 54 چوکیدار تعینات کئے گئے ہیں اور ان کو ماہانہ 15000 روپے فی کس ادائیگی کی جاتی ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

Detail of afforestation carried out under BTAP the years 2014-15 and 2015-16.

Serial No	Sites/Location	Location	Covered Area(ha)	Species Planted	Species Planted	Months of afforestation	Remarks
1	Planting of Multipurpose 2014-15.	Kaldom Drosh.	55	59125	Rubinim Allanthus Popler, Willow Deodar.	January to May	
		Kalkatak Drosh	30	32250			
		Maskoor	35	37625			
		Reshun	10	10875			
		Awi Mastuj	08	8600			
		Sonoghoor	06	6450			
		Oweer	06	6450			
		Madaklash	25	26875			
2	Planting Road canal 2014-15	Parwak	15	16125			
	Planting Road canal 2015-16	Barani r/Side	09	9675	Rubinla, Allanthus, Popler, Deodar		
		Khairabad r/side	15	16125			
3	Planting of Multipurpose (Block River bad) 2015-16	Azurdam	75	80625			

		Brep	75	80625			
		Gumbas	74	79550			
		Istach	38	40850			
		Baranis	35	37625			
		Balpanj	35	37625			
		Dondigal	34	36550			
		Kalkatak	34	36550			
		Syed Abad	30	32250			
		Susun	32	34400			
		Power Yarkhun	30	32250			
		Langurbat	21	22575			
		Lotkoh	16	17200			
		Meri Payeen	16	17200			
		Sweer	15	16125			
		Shadoke	14	15050			
		Koghozi	12	12900			
		Markazaba d	08	8600			
		Sweer lasht	10	10750			
		Ragh	06	6450			
		Khairabad	05	5375			
		Langland School and Collage	04	4300			
		Shogram	05	5375			



	Mulkhuw	04	4300			
	Booni	02	2150			
	Balach	01	1075			

3991 \_ جناب سردار حسین (چترالی): کیا وزیر ماحولیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ چترال میں وادی بروغیل کو نیشنل پارک بنایا گیا ہے اور اس میں بھرتیاں کی گئی ہیں;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو تمام نئے بھرتی شدہ افراد کی لسٹ بمعہ مکمل کوائف فراہم کئے جائیں؟

سید محمد اشتیاق (معاون خصوصی برائے ماحولیات): (الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ چترال میں وادی بروغیل کو نیشنل پارک بنایا گیا ہے لیکن اس میں بھرتیوں کا سلسلہ جو کہ ایک ترقیاتی منصوبے Development and management of national parks in Khyber Pakhtunkhwa کے تحت ہونا ہے ابھی تک مکمل نہیں ہوا ہے۔

(ب) چونکہ بھرتی کا عمل ابھی تک مکمل نہیں ہوا لہذا تفصیل فراہم نہیں کی جاسکتی۔ تاہم بھرتیوں کا سلسلہ ختم ہونے کے بعد بھرتی شدہ افراد کی لسٹ بمعہ کوائف فراہم کر دیئے جائیں گے۔

3950 \_ جناب سردار حسین (چترالی): کیا وزیر ماحولیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ چترال میں مختلف نیشنل پارکس موجود ہیں جن میں پرمٹ پر شکار کیا جاتا ہے;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس کی آمدنی مقامی آبادی اور صوبائی حکومت میں تقسیم ہوتی ہے;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو سال 2013ء سے تاحال ضلع چترال کے تمام نیشنل پارکس اور شکار گاہوں کی آمدنی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

سید محمد اشتیاق (معاون خصوصی برائے ماحولیات): (الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ چترال میں مختلف نیشنل پارکس موجود ہیں، لیکن ان میں شکار نہیں کیا جاتا کیوں کہ قانونی طور پر اس پر پابندی ہے۔

(ب) چونکہ نیشنل پارکس میں شکار نہیں کیا جاتا لہذا آمدنی نہیں ہے۔

(ج) نیشنل پارکس میں شکار نہیں ہوتا اس لئے آمدنی کی تفصیل فراہم نہیں کی سکتی۔ البتہ چترال کی دو شکار گاہوں (توشی شاشا اور گہریت) میں مارخور اور انکس کے شکار کیلئے پرمٹ جاری ہوتے ہیں۔ جس کی آمدنی کی تفصیل درجہ ذیل ہے۔

نمبر شمار	مالی سال	کل آمدنی	20 فیصد حکومتی حصہ	80 فیصد حصہ
1	2012-13 to 2013-14	51.425	10.285	
				41.140
2	2014-15	27.882	5.577	
				22.305
3	2015-16	17.845	3.615	
				14.230
				ٹوٹل رقم
		97.152	19.477	77.675

(مذکورہ رقم ملین روپوں میں ہے)

3907 \_ جناب نور سلیم ملک: کیا وزیر مال ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ درہ پیزو میں میلہ گراؤنڈ موجود ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو میلہ گراؤنڈ محکمہ مال کے ریکارڈ کے مطابق کس کی ملکیت ہے اور کس کے قبضے میں ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب علی امین خان (وزیر مال و املاک): (الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) ریونیور ریکارڈ کے مطابق درہ پیزو میں کوئی مختص میلہ گراؤنڈ نہیں ہے۔ البتہ پیزو بازار میں جس مقام پر میلہ منعقد ہوتا ہے، بمطابق ریونیور ریکارڈ سرکار دولتہمدار کی ملکیت ہے جبکہ وفاقی حکومت کے محکمہ دفاع کے زیر قبضہ ہے۔

3992 \_ جناب سردار حسین چترالی: کیا وزیر ماحولیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سابقہ دور حکومت میں جنگلات کی مارکنگ کٹائی کے بعد لکڑیاں مختلف جنگلاتی علاقوں میں پڑی تھیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے ان لکڑیوں کی مارکنگ کا طریقہ کار واضح کیا تھا؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو واضح شدہ طریقہ کار کی وضاحت اور ان لکڑیوں سے حاصل شدہ آمدنی کی تفصیل فراہم کی جائے؟  
 سید محمد اشتیاق (معاون خصوصی برائے ماحولیات): (الف) جی ہاں یہ درست ہے۔  
 (ب) جی ہاں یہ بھی درست ہے۔

سابقہ دور حکومت میں جنگلات کی مارکنگ کٹائی کیلئے ونڈ فال پالیسی 2003ء منظور کی گئی تھی، جس کے ذریعہ جنگلات سے خشک استادہ درختان کی نکاسی کی جاتی تھی، موجودہ حکومت نے 2014ء میں مذکورہ پالیسی ختم کر دی لیکن مذکورہ پالیسی کے تحت کٹ شدہ جنگل، روڈ سائڈ اور ٹرانزٹ ڈپو میں پڑی لکڑی کیلئے جون 2015ء میں پالیسی بنائی۔ اس پالیسی کے تحت محکمہ کے علاوہ ایک چیکنگ کمیٹی بنائی گئی جو کہ درج ذیل نمائندوں پر مشتمل تھی۔

1- نمائندہ قومی احتساب بیورو 2- نمائندہ اینٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ۔  
 3- نمائندہ صوبائی انسپکشن ٹیم 4- نمائندہ ڈپٹی کمشنر متعلقہ ضلع۔  
 لیکن قومی احتساب بیورو کے انکار کی وجہ سے ان کی نمائندگی ختم کر دی گئی، اس پالیسی کے تحت روڈ سائڈ ڈپو میں پڑی لکڑی مذکورہ چیکنگ کمیٹی، پیمائش کر کے سائزوار بنا کر تین مہینوں کے اندر اندر نمبر مارکیٹ پہنچائے گی۔ اس کے علاوہ جنگل میں گرے، کٹ شدہ درختان، گیلی جات اور سلپیر ان کا مذکورہ کمیٹی سے چیکنگ اور مارکیٹ تک پہنچانے کیلئے چھ مہینوں کا عرصہ دیا گیا ہے۔ موجودہ پالیسی کے تحت اب تک ہزارہ اور ملاکنڈ فارسٹ ریجنز میں 2215884 مکعب فٹ لکڑی کی مذکورہ کمیٹی کے ذریعے چیکنگ ہو چکی ہے۔ جس میں سے 2023611 مکعب فٹ لکڑی نمبر مارکیٹ چکدرہ اور گوہر آباد پہنچائی جا چکی ہے۔ جو لکڑی نمبر مارکیٹ میں پہنچی ہے اس میں سے کچھ فروخت ہو چکی ہے جبکہ بقایا پر کام جاری ہے جس میں درج ذیل آمدن حاصل ہو گئی ہے یا ہوگی۔

فارسٹ ریجن حصہ لکڑی فروخت شد آمد حاصل شد (ملین) متوقع آمدن  
 (ملین)

ایبٹ آباد 20% 169287 (مکعب سینٹی میٹر) 566566 بذریعہ مختلف ٹیکسیز۔

ملا کٹڈ 60% (مکعب سینٹی میٹر) 2164.55 اور 40%۔

3919 \_ جناب سلیم خان: کیا وزیر جنگلات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ونڈ فالن اور سنو فالن کا اجراء 2003ء میں کیا گیا;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پالیسی کے تحت کروڑوں مکعب فٹ درخت کاٹے گئے ہیں۔ جبکہ ضلع چترال میں بھی اسی پالیسی کے تحت درخت کاٹے جا چکے ہیں;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ضلع چترال میں اس پالیسی کے تحت سال 2007 تا 2016ء تک کتنے مکعب فٹ لکڑی کاٹیل اور دیار کاٹی گئی، ایئر وائز تفصیل فراہم کی جائے۔ نیز کن کن کمپارٹ سے درخت کاٹے گئے ہیں اور عوام کو اب تک کتنی رائٹلٹی مل چکی ہے اور حکومت کے خزانے میں کتنی رقم جمع ہو چکی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

سید محمد اشتیاق (معاون خصوصی برائے ماحولیات): (الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں یہ بھی درست ہے کہ ضلع چترال میں بھی اسی پالیسی کے تحت درختان کاٹے جا چکے ہیں۔

(ج) ڈرائی سٹینڈنگ اینڈ ونڈ فال پالیسی 2003ء کے تحت چترال فارسٹ ڈویژن میں سال 2007 سے 2016ء تک کاٹے گئے درختان دیار و کاٹیل کی کمپارٹمنٹ وائز تفصیل بمع تفصیل رائٹلٹی 60.40 پرسنٹ کے عوامی و حکومتی حصص کے حساب سے تفصیل درج ذیل ہے۔

Detail of year wise royalty 60 % local share in respect of Chitral Forest Division

S No	Name of Forest/Comptt, No	FDC Lot No	2008-09	2009-10	2010-11	2011-12	2012-13	2013-14	2014-15	2015-16	Total
1	Domel Comptt, No 1,2&6	Lot No 573 M	670000	14974600	44370000	8719302	3088214	0	0	0	76852116
2	Lambarbat Comptt No,1,2 &3	Lot No 576 M	24046800	9902940	0	0	0	0	0	0	33949740
3	Serigal Comptt, No 1,2&3	Lot No 577 M	6120000	14280000	14280000	14281770	0	0	0	0	48961770
4	Serigal Comptt, No.4,6 &7	Lot No 578 M	25026000	5152890	0	0	0	0	0	0	35331780

5	Cawash comptt.No.1,2 3 &4	Lot No595 M	0	49596000	175320 00	727513 3	0	0	0	0	744 031 33
6	Kawash comptt.No .5	Lot No596 M	405360 0	109110 00	0	0	0	0	0	0	15 67 00 03
7	Kashindal comptt No1,2,3& 4	Lot No 597 M	193500 0	601170 00	4332 000	5346 997	0	0	0	0	717 309 97
8	Domel comptt.No 7,8&9	Lot No 600M	0	0	0	3022 5000	146 400 00	198 768 2	0	0	468 526 82
9	Domel comptt No 10,11,12 &13	Lot No.601 M	0	0	0	2871 0000	231 600 00	103 500 00	128 436 1	0	635 043 61
10	Koligal comptt No.1	Lot No 574 M	0	192510 00	2136 000	9554 02	0	0	0	0	223 424 02
11	Domel comptt No 14	Lot No602 M	0	0	1421 7000	6072 32	0	0	0	0	148 242 32
12	Arandu gol comptt No24,25,2 6	Lot No 620	0	0	3194 4000	1085 4000	555 000 0	173 280 00	501 399 1	0	706 899 91
13	Achulgh comptt No 14	Lot No638 M	0	0	5254 400	1428 0000	0	0	0	0	196 344 00
14	Achulgh comptt No 23 & 24	Lot No 634M	0	0	4797 000	1919 5568	0	0	0	0	239 925 68
15	Achulgh comptt No 5&6	Lot No635 M	0	0	5502 600	3144 600	0	0	0	0	864 720 0
16	Bella comptt No1&2	Lot No641 M	0	0	1488 000	2993 4000	400 800 0	157 065 0	0	0	370 006 50
17	Lownisar compttNo 2,3,&4	Lot No640 M	0	0	1288 5000	4518 0000	697 200 0	288 583 6	0	0	679 228 36
18	Achulgh comptt No15,16,17	0	0	0	4852 200	1293 8400	0	0	0	0	177 906 00
19	Galasin comptt No.3	Lot No642 M	0	0	0	9021 000	225 000 0	510 486	0	0	117 814 88
20	Achulgh comptt No7&8	Lot No636 M	0	0	0	1548 8400	0	0	0	0	154 884 00
21	Achulgh comptt No9&10	Lot No637 M	0	0	0	1445 7600	0	0	0	0	144 576 00
22	Gawauch comptt No 1,2&4	Lot No6321 M	0	0	4611 000	1116 0000	520 980 00	336 395 8	0	0	790 509 58
23	Berir comptt No3,4,5& 6	Lot No664 M	0	0	0	0	457 980 00	0	0	0	457 980 00
24	Achimisar	Lot	0	0	0	0	487	0	0	0	457 980

	comp No5	No674 M					980 00					0
25	Gunin comptt No1(a),1( b)&1(c)	Lot No665 M	0	0	0	2281 8000	123 284 5	0	0	0	0	240 508 45
26	Domelco mppt No15	Lot No661 M	0	0	0	1554 6000	465 600 0	462 600 0	585 271	0	0	254 131 71
27	Tangar gol comptt No1,2,3,6 &7	Lot No680 M	0	0	0	1399 5000	301 080 00	247 560 00	779 100 0	174 208 1	0	783 920 81
28	Ursoon comptt No 10.12&13	Lot No 646M	0	0	0	2976 0000	129 900 00	297 800 0	136 590 00	0	0	861 960 00
29	Ursoon comptt No 1,2&3	Lot No643 M	0	0	0	1449 000	693 000 0	108 380 00	0	0	0	30
30	Molokoye comptt No1&3	Lot No660 M	0	0	0	4020 3000	167 932 1	0	0	0	0	418 823 21
31	Akrol comptt.No 5,6,7&8	Lot No691 M	0	0	1746 000	6855 000	312 450 00	474 000 0	226 740 00	310 800 0	0	703 680 00
32	Aski gol comptt No1,(a),3, 4&5	Lot No691 M	0	0	0	2800 8000	204 840 00	402 300 0	0	0	0	525 150 00
33	Aski gol compttNo 1(a2)	Lot No662 M	0	0	5124 000	3298 0000	188 571 1	0	0	0	0	399 897 11
34	Damuk compttNo. 1,2&4	Lot No672 M	0	0	0	0	419 580 00	408 720 00	220 380 00	200 400 0	0	106 872 000
35	Chnisar compttNo. 1,3&4	Lot No672 M	0	0	0	0	0	622 140 00	267 270 00	191 310 00	0	108 072 000
36	Lowisar comptt No 1	Lot No679 M	0	0	0	0	0	198 120 00	138 990 00	577 200 0	0	394 830 00
37	Kalas comptt No1&4	Lot No673	0	0	0	0	0	478 800 00	307 920 00	577 200 0	0	394 830 00
38	Jinjirat Koh comptt No3&4	Lot No716 M	0	0	0	0	0	138 780 00	378 000 0	294 000 0	0	205 980 00
39	Ganin comptt No.2,4,5& 6	Lot No711 M	0	0	0	0	0	299 280 00	486 480 00	314 370 00	0	110 013 000
40	Arandu got comptt No.1&2	Lot No681 M	0	0	0	0	0	238 800 0	900 000	0	0	328 800 0
41	Chinisar comptt No.2	Lot No747 M	0	0	0	0	0	0	205 800 0	750 000 0	0	955 800 0
42	Kalas compttNo 3	Lot No748 M	0	0	0	0	0	156 780 00	234 690 00	572 400 0	0	448 710 00
43	Serigal	Lot	0	0	0	0	0	0	183	148	0	332

	comptt No.5	No741 M							840 00	290 00	130 00
44	Ursoon comptt No.7,8&9	Lot No 645M	0	0	0	0	0	0	152 340 00	258 300 0	178 170 00
45	Chinisar comptt No.3,4&6	Lot No670 M	0	0	0	0	0	0	403 800 0	125 100 00	165 480 00
46	Romboor comptt No 8&10	0 Lot No669 M	0	0	0	0	0	0	0	3792 000	379 200 0
		668814 00 Total	184185 430	176177 293		49210 1204	32739 1491	354 030 654	26484 1978	11737 7081	198 298 653 1

3870 \_ راجہ فیصل زمان: کیا وزیر صنعت و خرفت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سماں انڈسٹریز ڈیولپمنٹ بورڈ نے چار اسسٹنٹ ڈائریکٹرز اور ایک ایک آفس اور اکاؤنٹ اسسٹنٹ کی پوسٹوں پر تعیناتیاں کی ہیں جس کا اشتہار اخبارات میں شائع ہوا تھا؛ (ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(1) آیا مذکورہ خالی آسامیوں پر تقرریوں میں مکمل میرٹ کو مد نظر رکھا گیا ہے، نیز اخبارات میں شائع خبروں میں خلاف ضابطہ تقرریوں کا انکشاف کیا گیا ہے اس کی بھی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؛  
(2) کل کتنے امیدواروں نے اپلائی کیا تھا، مکمل کوائف کے ساتھ لسٹ مہیا کی جائے نیز کتنے امیدوار شارٹ لسٹ ہوئے علیحدہ علیحدہ تفصیل مہیا کی جائے اور کس ٹیسٹنگ ایجنسی سے شارٹ لسٹنگ کرائی گئی تھی؛  
(3) تقرریوں میں تو این کو مد نظر رکھا گیا ہے تو مختلف مراحل کی تفصیل فراہم کی جائے، اگر اخباری خبر میں صداقت ہے تو آیا محکمہ ہذا اور دیگر محکموں نے اس کے خلاف کیا اقدامات اٹھائے ہیں، نیز آیا ان تقرریوں میں صرف وزراء اور مختلف افسران کے حمایت یافتہ امیدواران کو ہی انٹرویوز کیلئے بلایا گیا تھا، کوئی بھرتی ٹیسٹ نہیں لیا گیا، آیا متعلقہ وزیر کو اس امر کا علم ہے اور انہوں نے عوام کی اس بارے میں شکایت کی کس حد تک شنوائی کی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عبدالمنعم (معاون خصوصی برائے صنعت و خرفت): (الف) جی نہیں۔

(ب) مذکورہ چھ آسامیوں پر تعیناتی کیلئے اشتہار کیا گیا تھا، لیکن ابھی تک تعیناتیاں نہیں کی گئی ہیں، چونکہ اخبارات میں ان آسامیوں پر تقرریوں کے سلسلہ میں مختلف بے بنیاد خبریں شائع ہوئیں اور شکوک کا اظہار

کیا گیا جس کی وجہ سے ایس آئی ڈی بی انتظامیہ نے ایس آئی ڈی بی کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی آنے والی میٹنگ کیلئے ایک ورکنگ پیپر تیار کیا ہے، جس میں ان آسامیوں پر خالصتاً میرٹ کی بنیاد پر تقرریوں کیلئے کسی ٹیسٹنگ سروس کی خدمات حاصل کرنے کی منظوری کی استدعا کی ہے۔ منظوری کے فوراً بعد مزید کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

Madam Deputy Speaker: Okay, we will move over to the call attention notices.

### نکتہ اعتراض

مفتی سید جانان: محترمہ سپیکر صاحبہ! زہ یو تپوس کول غوارم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی مفتی جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ زہ ستا سو پہ وساطت بانڈی د محکمہ نہ دا تپوس کول غوارم چہی د کال اتینشن نوٹس د پارہ خہ طریقہ کار دے؟ دا پہ 6/12 بانڈی جمع شوے دے او دا نن راغلی دے، حالانکہ زما او د ڈیرو ممبرانو بہ داسی وی چہی ہغہ بہ د دہی نہ مخکبہی جمع شوے وی، ہغہ ولہی نہ دے راغلی؟ د دہی وضاحت د لبر او کر لہی شی؟

Madam Deputy Speaker: Do you want me to answer it should I answer it? Okay, I should not answer it, so you come, Mufti Sahib.

دوئی وائی چہی د اسمبلی سیکرٹریٹ دا کوم سیشن چہی دغہ دے نو د ہغہ بارہ کبہی بہ مونبرہ دیتیل دوئی تہ پول او بنایو نو After the session تاسو بہ د دوئی آفس تہ ورشی، د سیکرٹری صاحب آفس تہ، ہغوی بہ درتہ او وایی چہی How You will be with me, چہی دا خہ مخکبہی دی او دا خہ وروستو دی، You will be with me, okay

مفتی سید جانان: میڈم سپیکر صاحبہ! دا خبرہ بہ ورکبہی نہ وی چہی دا د حکومت

کوم خائے خوبن وی۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: As for as I know, زہ بہ دومرہ لبرہ خبرہ او کرم د خپلو پردو

پکبہی بالکل نشتہ، یو دغہ نوعیت تہ گورہ، Like we look at the importance of the Question, number one, the importance of the



As Question is لکھ او تائم پکبني هم وي لکه question and number two coming جي مفتي صاحب۔

مفتي سيد جانان: او زه به د خپل اهميت خبره او کرم، غالباً په دې باندې زما کال اټينشن نوټس چي کوم د مزدورانو سکولونه دي، د هغې متعلق وو، غالباً هغه يو ډيره لويه مسئله ده او دغه کالونو نه چلپيري او غريبانان خلق دي، مطلب دا دے اول ورسره يو ځل ظلم شومے دے بيا ورسره دوباره اوشو، دريم ځل بيا ورسره کيږي، په يو يو سري پسې خاندانونه ترلي دي، زه خودا تاسو ته به درخواست او کرم چي دا به مطلب دا دے ډير ضروري وي خود هغه خاندانونو مسئلې دي چي کوم استاذان ويستلې شوي دي، کلاس فور ملازمين بر طرف کړے شوي دي بغير د څه وجې نه نو په څه بنياد باندې لري کړے شوي دي، په هغه بنياد باندې من پسند او نا پسند خلق اوس بيا مطلب دا دے ورکبني اخلي، هغه د دې متعلق وو، زه نه پوهيږم چي د دې اسمبلئ به دا خو به غلط هم وي خو۔۔۔۔۔

مترمه ډپټي سپيکر: زه سيکرټري صاحب ته وایم چي دغه ايجنډا خودوي Already complete کړه سباني خود د دې نه نيکسټ کبني به د مفتي جانان صاحب دغه به پکبني ايرډي، پليز سيکرټري صاحب! دا پکبني ايرډي چي يو خو Tomorrow agenda is completed کنه خو، After that, okay call attention number, Sardar Zahoor Ahmad, to please move his call attention notice No. I come, Sardar, he is not here. I call you back to you, just one minute, give me one minute; Sardar Hussain is not here. Okay, the next is Mr. Shah Hussain, to please move his call attention notice No. 962, Shah Hussain.

### توجه دلاؤ نوٹس

جناب شاه حسين خان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ میں وزیر برائے محکمہ زراعت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرنا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ انصاف فوڈ سیکورٹی پروگرام کے تحت صوبے کے تمام اضلاع میں بیج پہنچا دیا گیا ہے لیکن ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے اس سکیم کو ختم کیا گیا ہے جو کہ صوبے کے زمینداروں اور

عوام کے ساتھ زیادتی ہے اور بیچ بھی ضائع ہو رہا ہے اور صوبے کو کروڑوں روپے کا نقصان ہے، لہذا حکومت مذکورہ پروگرام کو بحال کرے۔

میڈم سپیکر! داسی دہ چچی دا د اکتوبر او د دسمبر مینع کبھی دا غنم کرلی کیری، اوس دا لہری ورخی د د دسمبر پاتھی شوہی، چچی د د د دسمبر میاشت لارہ نو بیا بہ دا نہ کرلی کیری۔ دا د پنجاب نہ غوبنتی شوی دی او خہ ئے د یرہ اسماعیل خان نہ راغونڈیری، دا تقریباً خہ 90 ہزار، 92 ہزار بوری غنم دی، دا ضائع کیری، بیا د د د پھراو لو بانڈی ہم د گاد و خرچہ راغلی دہ نو حکومت تہ ہم نقصان دے او چچی د دسمبر میاشت تیرہ شوہ، دا بہ بیا کارآمد نہ وی، نو بیا ئے کری ہم نو دا بہ بیا تو کیری نہ، لہذا دغہ دولس دیارلس ورخی چچی پاتھی دی، پھ دیکبھی د بندوبست او کری، دا د ہغوی لہ ورکری، ہغوی پیسپی ہم راجمع کری دی زمیندارانو نو چچی دا ورکری او دا غنم او کرلی شی، باران ہم شوہے دے، ماحول ورتہ سازگار دے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بنہ او کے، زرین ضیا!

محترمہ زرین ریاض (پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت): جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں اپنے ممبر صاحب کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ جب یہ توجہ دلاؤ نوٹس ہاؤس میں لایا گیا، یہ اس وقت موجود نہیں تھے اور شیراز خان نے اس توجہ دلاؤ نوٹس کو اٹھایا تھا، تو میں پہلے ہی ان کو جواب دے چکی ہوں۔ جہاں تک ان کے 'کنسرن' کی بات ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے، بالکل جو انہوں نے کہا ہے، یہاں پہ میں نے کہہ دیا ہے کہ سی ایم صاحب Agree کر چکے ہیں کہ میرے پاس سمری بھیج دیں میں اس کی Approval دے دوں گا اور اس میں جتنی بوریاں خریدی گئی ہیں، یہ تقریباً اس میں 91 ہزار 759 بوریاں خریدی گئی ہیں اور جیسے ہی سمری کی Approval مل جائے گی تو پھر یہ ساری جتنے ضلعوں میں گندم جا چکی ہے وہ انہی کسانوں میں، لیکن پوائنٹ کی بات یہ ہے کہ انہی دنوں میں ہونی چاہیے، تو میں نے ڈیپارٹمنٹ والوں کو کہہ دیا ہے، انہی دنوں میں سی ایم صاحب سمری Approve کر دیں گے اور اس پہ یہ جو پیسہ ہے، جو صوبے کا پیسہ ہے، اس کو ہم ضائع نہیں ہونے دیں گے، ان شاء اللہ کسانوں تک اس کا بیج پہنچ جائے گا جو بھی خریدا گیا ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شاہ حسین صاحب!

جناب شاہ حسین خان: داسی دہ چپی دا غنم ضلعو تہ رسیدلی دی، دا پہ ضلعو کبھی پراتہ دی، د دسترکت افسرانو پہ دفتر کبھی پراتہ دی، ہلتہ پہ گودامونو کبھی پراتہ دی، دا رسیدلی دی جی، دا صرف ہلتہ کبھی اوس تقسیمول پکار دی پہ ضلعو کبھی او کہ دغہ لس دولس ورخی اووتلے نو بیا بہ دا نہ کرلے کیری، دا بہ ضائع کیری او دا بہ بیا یو سکینڈل جوڑ شی، د حکومت د پارہ ہم او د منسٹر صاحب د پارہ ہم او دے دغہ د پارہ چپی دا بہ بیا یو سکینڈل جوڑ شی چپی غنم ئے راوړل او ہغہ ئے ضائع کرل او سخا شو۔

Madam Deputy Speaker: Ji, Zarin Zia, Fakhar-e-Azam Sahib, please go to your seat.

بنہ وایئ۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت: جتنی بھی گندم ہے، شاہ حسین کی بات ٹھیک ہے، یہ جتنی بھی گندم خریدی گئی تھی، یہ تمام ڈسٹرکٹس تک پہنچ چکی ہے جبکہ اس سکیم کو بند کر دیا گیا ہے، لہذا اسی چیز کو ڈسکس کرتے ہوئے کہ اتنی گندم خریدی گئی اور یہ ضائع ہوگی اور کسانوں کا بھی ضیاع ہے، تو اس کیلئے سی ایم صاحب Agree کر چکے ہیں کہ اس کی سمری میرے پاس بھیج دیں، میں اس کی Approval دے دوں گا، جیسا کہ میں نے ابھی بھی کہا ہے کہ فوراً آپ اس کو Expedite کریں اور دونوں میں سمری کی Approval لیں تاکہ کسانوں تک یہ گندم فوراً نہی دنوں پہنچ جائے کیونکہ بعد میں دیں گے تو پھر گندم کا جو بونے کا وقت ہے، وہ گزر جائے گا تو ان شاء اللہ دونوں میں سمری کی Approval مل جائے گی تو پھر گندم دے دیں گے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ایشورنس دے رہی ہیں اوکے، تھینک یو۔ فخر اعظم! شہ شوہی فخر اعظم؟  
What did you want? first of all explain, is it a call attention, is it a point of order, is it related to this question?

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم! دا پوائنٹ آف آرڈر دے۔ Actually چپی کومہ خبرہ مفتی جانان صاحب اوکرہ، د جمعے پہ ورخ ہغہ کال اٹینشن نوٹس ما را اوڑی دے چپی کوم 676 کسان ئے ویستلی دی، 676 کسان د ورکر ویلفیئر بورڈ نہ ئے ویستلی دی، پہ ہغی بانڈی چپی د جمعے پہ ورخ بانڈی کال اٹینشن نوٹس راشی خکہ چپی خبرہ Urgent دہ او ہغہ ڍیر نقصان شوے دے۔ پہ ہغی کبھی Black and white خبرہ دوی کوی، حالانکہ ہغہ کسان ئے ویستلی دی چپی They are

qualified and competent نو چي دي Friday باندې هغه پرې راشي، کال  
ايشن چي دا خبره پرې اوشي۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، مفتی جانان صاحب، پہ مونبرہ ڊیر گران دے۔ I already told him چي ان شاء اللہ سببا خو تقسیم شوے دے، پہ نیکسٹ کبھی بہ د دوی دا کوئسچن وی نو هغه ستا سو هم کوئسچن دے، This one is item 8 and 9 as Minister for Law is not here, So okay, Thank you, Next probably Nageena Khan is going to put that on behalf of the Honorable Chief Minister to please move that the Khyber Pakhtunkhwa Boilers and Pressure Vessels Bill, 2016 may be taken into consideration at once. Nageena Khan Bibi.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا بوائز اینڈ پریشر 'ویسلز' مجریہ 2016 کا زیر غور لایا جانا

Ms. Nagina Khan (Parliamentary Secretary for Law): Thank you Madam Speaker, On behalf of Chief Minister, I move that the Khyber Pakhtunkhwa Boilers and Pressure Vessels Bill, 2016 may be taken into consideration at once please.

Madam Deputy Speaker: The Motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa Boilers and Pressure Vessels Bill, 2016 may be taken into consideration at once. Those who are in favor may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Since no amendments has been proposed by any Honorable member from 1 to 33, therefore the question before the House is that Clause 1 to 33 may stand part of the Bill. Those are in favor may say 'Yes'. Nagina, please at least you should say 'Yes'.

Parliamentary Secretary for Law: Yes.

Madam Deputy Speaker: And those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 to 33 stands part of the Bill. Long title and preamble also stands part of the Bill. Again the Minister Law is not here, so, Nagina Khan on behalf, you please sir. On behalf of Chief Minister to please move that that the Khyber Pakhtunkhwa Boilers and Pressure Vessels Bill, 2016 may be passed.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا بوائے اینڈ پریشر 'ویسلز' مجریہ 2016 کا پاس کیا جانا

Ms. Nagina Khan (Parliamentary Secretary for law): Thank you Madam Speaker. On behalf of Chief Minister, I move that the Khyber Pakhtunkhwa Boilers and Pressure Vessels Bill 2016, may be passed please.

Madam Deputy Speaker: The Motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa Boilers and Pressure Vessels Bill 2016, may be passed. Those who are in favor may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed. Amina Bibi is a very active member you want to say something?

Ms. Aaman Sardar: Yes.

Madam Deputy Speaker: Aamna Bibi!, Let her speak and then Okay, Aamna Bibi!

محترمہ آمنہ سردار: شکریہ میڈم سپیکر۔ میڈم سپیکر، میں صرف ایک سوال کرنا چاہ رہی تھی۔ لاء منسٹر صاحب تو موجود نہیں ہیں لیکن شاہ فرمان صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، یقیناً وہ Respond کر دیں گے، ایک یوتھ پالیسی کا اعلان کیا گیا تھا، تین سال سے ہم سن رہے ہیں کہ جی یوتھ پالیسی Launch کی جائے گی تو ابھی تک اس کا کہیں نام و نشان نظر نہیں آرہا ہے۔ ہم سے یوتھ پوچھتی ہے کہ جی آپ لوگوں نے، پی ٹی آئی نے اعلان کیا ہے تو ابھی تک اس کا کیا سٹیٹس ہے، وہ کہاں موجود ہے، ہے کہ نہیں ہے یا صرف اس کا نام ہی ہے اور کچھ بھی نہیں ہے؟ تو یہ پوچھنا تھا۔ بہت شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شاہ فرمان صاحب۔

جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی و محنت): میڈم سپیکر! یہ تو All of a sudden آنریبل ممبر نے یوتھ پالیسی کا پوچھا اور اگر یہ ویسے ہی بات کر دیتیں تو ہم جو Concerned لوگ ہیں، جو Concerned Minister ہیں اور چیف منسٹر کے ساتھ بات کر لیتے، لیکن پالیسیاں بنتی ہیں حکومت پالیسیاں بناتی ہے اور جب وہ بن جاتی ہیں تو اسمبلی کے سامنے وہ چیزیں آ جاتی ہیں، اگر ان کا یوتھ پالیسی کے حوالے سے اپنا کوئی Input ہے تو میں ریکویسٹ کروں گا آنریبل ممبر سے کہ وہ یوتھ پالیسی کے حوالے سے اپنا Input دینا چاہتی ہیں تو وہ ہمیں دے دیں تو وہ بھی ڈسکس کر لیں گے اور دو تین چار دنوں میں ان کے ساتھ دوبارہ آ کے

بات کر لوں گا کہ یہ پوزیشن ہے، تو ان شاء اللہ ان کو پتہ چل جائے گا لیکن مجھے خوشی ہے کہ اگر آمنہ بی بی کے پاس یوتھ پالیسی کے حوالے سے کوئی Positive points ہیں اور وہ پالیسی کے اندر Add کرنا چاہتی ہیں تو جو پالیسی سامنے آئی ہے اگر اس کے اوپر ان کو اعتراض ہے، اگر ان کو نہیں پتہ کہ پالیسی انوائس نہیں ہے تو یہ بھی پتہ کر لیں، اگر وہ اپنے طور پر کوئی Add کرنا چاہتی ہیں تو ہم ان کے پوائنٹس سننے کو تیار ہیں، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ پالیسی بالکل بھی انوائس نہیں ہے، لیکن اگر اس میں Improvement کی گنجائش ہے تو She is welcome۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عنایت صاحب۔

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: لیکن میں میڈم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عنایت صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): شاہ فرمان صاحب کی جو بات ہے وہ تو رولز کی بات ہے کہ آپ کسی پالیسی ڈاکومنٹس کے اوپر کیبنٹ کا اور حکومت کا Input چاہتے ہیں تو اس کیلئے Proper آپ کوئی Adjournment motion, Call Attention Notice یا کوئی سوال لائیں گے اور جس کے نتیجے میں پورا ڈاکومنٹ آپ کے سامنے Place کیا جائے گا، All of a sudden آپ اٹھ کے کہتی ہیں کہ یوتھ پالیسی، لیکن میں تھوڑا سا ان کو بتاؤں کہ یوتھ پالیسی Approve ہو گئی ہے، کیبنٹ سے بھی Approved ہو گئی ہے، وزیر اعلیٰ نے بھی اس کو انوائس کر دیا ہے، وہ Notify بھی ہو گئی ہے اور اس کا ڈاکومنٹ سپورٹس اینڈ کلچر ڈیپارٹمنٹ کے پاس Available ہے اور اس کا جو بنیادی خدو خال ہے، اس میں ایک بورڈ بنے گا اور اس کا Independent اپنا چیئرمین ہوگا، وہ خود کرے گا، جس میں صوبائی اسمبلی کا نوجوان ممبر ہوگا، اس میں لوکل گورنمنٹ کا ممبر ہوگا اور اسی طرح جو یوتھ کی اسمبلی ہے اس سے لوگ لئے جائیں گے اور وہ بورڈ خود اپنے ٹی او آرز خود بھی طے کر سکے گا اور اسی طرح یوتھ کیلئے ڈائریکٹریٹ Established کیا گیا ہے، اس پالیسی کی Implementation کیلئے ڈائریکٹریٹ Established کیا گیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ایک ارب روپیہ بھی پہلی مرتبہ یوتھ کے نام پہ، مطلب یوتھ کیلئے رکھا گیا ہے اے ڈی پی کے اندر، So these are steps which have been taken by the

If she want any, اور government of Khyber Pakhtunkhwa  
 Further تو ظاہر ہے ان کو پھر ایک، ان کو، یوتھ پالیسی کے اوپر کوئی Critic کرنا چاہتی ہیں تو اس کیلئے  
 Proper کال اٹیشن نوٹس وغیرہ، Adjournment Motion وغیرہ لائیں تو اس پہ ڈیٹ ہو سکتی ہے،  
 اس کے اندر Improvement بھی ہو سکتی ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو عنایت۔

یونیورسٹی ٹاؤن میں کاروباری سرگرمیوں کی بندش سے متعلق مجلس منتخبہ کی رپورٹ کی  
 مدت میں توسیع

Madam Deputy Speaker: Next Item No. 10, Sardar Hussain Babak Sahib, Chairman Select Committee of the Standing Committee No. 9, sorry 18 on Local Government, to please move for extension in period to present report of the Special Committee in the House. Sardar Hussain Babak Sahab.

Mr. Sardar Hussain: Thank you Madam .Speaker, I wish to move that under sub-rule 1 of rule 185 of Provincial Assembly Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, the time for presentation of the report of the Special Committee on the issue of closure of business activities in the University Town Peshawar may be extended till date and I may be allowed to present the report in the House.

Madam Deputy Speaker: The motion before the House is that extension in period may be granted to present report of the committee in the House. Those who are in favor may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Extension in period is granted, Sardar Hussain Babak.

یونیورسٹی ٹاؤن میں کاروباری سرگرمیوں کی بندش سے متعلق مجلس منتخبہ کی رپورٹ کا

پیش کیا جانا

Mr. Sardar Hussain: Thank you Madam Speaker. I wish to present the report of the Special Committee on the issue of closure of business activities in the University Town Peshawar in the House.

Madam Deputy Speaker: It stands presented.

جناب سردار حسین: اوس ہم لبر بریف کرم؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے۔

### رسمی کارروائی

جناب سردار حسین: شکریہ میڈم سپیکر۔ خنگہ چہ ستاسو پہ علم کبني ہم دہ یونیورسٹی ٹاؤن، یورسٹی ٹاؤن چونکہ Residential area دہ او بیا، Non Residential activities وہاں پر ہو رہی ہیں، اس حوالے سے یونیورسٹی ٹاؤن کے جو رہائشی تھے وہ لوگ پھر عدالت میں بھی گئے تھے اور جو Non-Residential activities تھیں یا جو Business activities تھیں ان Activities کے حوالے سے ان کے تحفظات تھے، اس مسئلے پر پھر آپ نے مہربانی کر کے ایک سپیشل کمیٹی بنائی اور پھر ہم نے دو اجلاس منعقد کئے۔ تمام ممبران کا بھی میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے حاضری یقینی بنائی اور اس مسئلے پر میں عنایت اللہ خان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ بھی ان اجلاسوں میں تشریف لائے تھے اور ان اجلاسوں میں ہم نے جن لوگوں کے تحفظات تھے ان کے تحفظات کا بھی جائزہ لیا اور ساتھ ہی ساتھ جو وہاں پر Business activities چل رہی ہیں، ان کی مشکلات کا، ان کی ضرورتوں کا، ان کی مجبوریوں کا بھی ہم نے تفصیلی جائزہ لیا اور چونکہ میڈم سپیکر، آپ کے علم میں ہے کہ بد قسمتی سے سارے ملک میں بالخصوص پھر ہمارے صوبے میں یہ بھتہ خوری، یہ ٹارگٹ کلنگ، اغوا برائے تاوان، دہشتگردی اور اسی طرح کے واقعات اور حالات کی وجہ سے لوگ چھوٹی موٹی Activities جو ہیں وہ ہر جگہ پر کرتے ہیں۔ ہم نے ان کی مشکلات کا بڑا تفصیلی جائزہ لیا اور تمام ممبران نے پھر متفقہ طور پر حکومت کو سفارش کی کہ چونکہ حالات ایسے ہیں کہ بد قسمتی سے چھوٹی موٹی Business activities ہو رہی ہیں، ان کو حوصلہ دینے کی ضرورت ہے، ان کو Facilitation دینے کی ضرورت ہے۔ لہذا ہم نے حکومت کو سفارش بھیجی ہے کہ لاہور میں بھی اسی طرح، پنجاب میں بھی وزیر اعلیٰ صاحب نے مختلف علاقوں کو جو کہ Residential ہیں وہاں پر Allow کیا ہے اور چونکہ اس اسمبلی میں ایک قانون بھی بنا ہے، لہذا چونکہ عنایت اللہ خان اس میٹنگ میں موجود تھے، مسئلہ تھوڑا بہت prolong ہو گیا تھا، بہت Prolong ہو گیا تھا۔ پھر وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی ایمر جنسی میں ایک میٹنگ بلائی تھی اور



اس پر بڑی تفصیل سے انہوں نے بحث کی ہے، میں دوبارہ گزارش کروں گا عنایت اللہ خان کو، کہ یہ مسئلہ جو ہے یہ Prolongation ہے، اب چونکہ قانون بنا ہے اور محکمے کی طرف سے، لوکل گورنمنٹ کی طرف سے ایک اعتراض یہ آیا کہ یہ جو امینڈمنٹ آئی ہے، اسی لاء میں، لوکل گورنمنٹ ایکٹ میں جو امینڈمنٹ آئی ہے، اس کی Interpretation پر، اس کی تشریح پر ان کو تھوڑا تحفظ رہا ہے۔ لہذا یہ بالکل کلیئر ہے، لوکل گورنمنٹ ایکٹ کے اس قانون میں جو ترمیم ہوئی ہے، اس ترمیم میں حکومت کو یہ اختیار حاصل ہے کہ اس قانون کی وساطت سے حکومت کو اختیار ملا ہے کہ وہ صوبے کے کسی کونے کو، حصے کو یا تمام حصوں کو کمرشل انڈسٹریز کیلئے اجازت دینا چاہے تو وہ دے سکتی ہے۔ لہذا میں یہ تھوڑا بریف کر رہا تھا اور پھر حکومت سے دوبارہ ریکویسٹ کروں گا کہ ابھی تک وہ نوٹیفیکیشن جو ہے وہ ہوا نہیں ہے، لہذا ریکویسٹ یہ ہو گی کہ بہت ہی جلد اگر یہ ہو جائے تو میرے خیال میں پشاور میں جو لوگ چھوٹی موٹی Business Activities کر رہے ہیں اور حالات کا بھی ہم سب کو بخوبی اندازہ ہے کہ ایسے حالات نہیں ہیں کہ ہم لوگوں کو کہیں کہ آپ ادھر سے نکل جائیں، اگر ہم یہ کہتے ہیں لوگوں کو کہ آپ نکل جائیں، سوال یہ ہے کہ وہ کدھر جائیں؟ آیا حکومت کے پاس اتنے وسائل دستیاب ہیں کہ ان کو ایک آپشن دے دے؟ میرے خیال میں ہم اس پوزیشن میں نہیں ہیں اگر ہم فوری طور پر اس پوزیشن میں نہیں ہیں تو ضروری بات ہے کہ حکومت جو ہے، محکمہ جو ہے، لوکل گورنمنٹ جو ہے وہ فوری طور پر نوٹیفیکیشن جاری کر دے، ان لوگوں کو بھی سہولت ہو جائے گی اور میرے خیال میں باقی بھی کوئی مسئلہ نہیں رہے گا۔ تھینک یو جی۔

Madam Deputy Speaker: Before I ask Inayat, on behalf of all the MPAs, the House and on my own behalf, we welcome the student's delegation of IMS University, welcome. Inayat Sahib.

جناب عنایت اللہ { سینیئر وزیر (بلدیات): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ تھینک یو میڈم سپیکر۔ یہ بابک صاحب نے جس طرح بتایا ہے، سچی بات یہ ہے کہ ہم سب تقریباً اس وقت میٹنگ کے اندر بھی، ہمارے درمیان ایک Consensus موجود تھا کہ اس مسئلے کا کوئی ایسا حل نکالنا چاہیے کہ کورٹ بھی Offend نہ ہو اور حکومت، جو School owners ہیں ان کا مسئلہ بھی حل ہو۔ کیونکہ ٹاؤن کی ایک Peculiar situation یہ بھی ہے کہ ٹاؤن حیات آباد کی طرح Planned نہیں ہے، ان معنوں میں نہیں ہے جس طرح حیات آباد ہے اور جس طرح حیات آباد ایک لاء کے اندر Establish ہو ہے اور اس کا باقاعدہ بنا

ہے، اس طرح کا سٹیٹس ٹاؤن کا نہیں ہے، ہم نے جو ڈاکو منٹس پڑھے، ریکارڈ پڑھا تو اس کیلئے Later on کمشنر نے کوئی بائی لاز بنائے ہیں لیکن ٹاؤن کیلئے کوئی، جس طرح حیات آباد اور باقی ڈیولپمنٹ اتھارٹی کیلئے لاز ہیں Former, Defuncted PODB تھے یا PP&H ڈیپارٹمنٹ تھا اور وہ ایک ایکٹ کے تحت بنے تھے پھر وہ ایکٹ 2001ء کے اندر Dissolve ہوا اور وہ لوکل گورنمنٹ کے اندر Merge ہوا، تو اس قسم کے وہ ٹاؤن کیلئے نہیں تھے تو اس لئے ہمارے پاس اس کیلئے کئی راستے موجود ہیں، چیف منسٹر نے اس پر میٹنگ بھی کی ہے اور انہوں نے اسی سپرٹ کے اندر جو کمیٹی کی رپورٹ ہے، اسی سپرٹ کے اندر اس مسئلے کو Resolve کرنے کیلئے انہوں نے Directives ایشو کی تھیں، صرف ہمارے جو آفیسرز تھے، سرکاری آفیسرز، ان کا خیال تھا کہ اگر 7 دسمبر سے پہلے اگر ہم کوئی کام کریں گے تو وہ کورٹ کی ڈیڈ لائن تھی، تو کورٹ کو Confidence میں لے کر، کورٹ کو ریویو کر کے، اس سے وقت لے کر اس کا کوئی حل نکالیں گے، We are on it اور ہم کوشش کر رہے ہیں کہ کورٹ کے Decision کی سپرٹ کو Violate کئے بغیر کوئی ایسا راستہ تلاش کریں کہ جس میں ٹاؤن کے اندر جو سکول اونرز ہیں یا اسپتال اونرز ہیں، ان لوگوں کا مسئلہ بھی حل ہو اور جو کمیٹی کی جو Recommendations ہیں اس کو ہم Honor کریں، ان شاء اللہ ہم کوشش کریں گے کہ کمیٹی کی Recommendations کو Honor کریں، یہ ہمارے لئے ایک Supportive Document ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میڈم سپیکر صاحبہ! میں بھی ایک مسئلے کی طرف۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نلوٹھا صاحب! اس پر بات کرنا چاہتے ہیں؟

سردار اورنگزیب نلوٹھا: نہیں میڈم سپیکر۔

Madam Deputy Speaker: Okay, So this is done, this one is done, okay.

جناب فضل الہی (پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات): میڈم! زہ دہی بارہ کنبہی خبرہ کول غواہم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: پہ دہی خبرہ کوئی؟ اوکے۔ فضل الہی صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات: شکریہ میڈم سپیکر! ڄنگه ڇي زما معزز ورونرو خبره اوکره په دې باندې ڇي ټاؤن کوم دے نو په ديکښې ډير زيات ايجوکيشن سيکٽرز دي، په ديکښې کالجز دي، په ديکښې سکولز دي او نن ڇي مونږه اوگورو په رينگ روډ باندې ڇي څومره سکولز دي يا ډيپنور نه بهر دي نو نن د هغې نه زمونږه پوليس گير چا پيره ولاړ وي او د سيکورټي يو داسې عجيبه ما حول Create کړے دے ڇي هر ټائم هغوي ته دهمکيانې ملاويږي ڇي يره تاسو دا سکول يا بند کړئ يا داسې اوکړئ يا داسې اوکړئ خو زه د دې د پاره دا ريکويست کوم ڇي دا ټاؤن ڇي کوم دے، د ايجوکيشن د پاره ډير Secure دے ڇي دا د دې د پاره بالکل هم دلته کښې دا ايجوکيشن سيکٽر وي خو يو قانون دې د پاره دا جوړ شي ڇي داسې نه وي ڇي کله دا دغه جوړ شي جي، کمرشل شي، او بيا کوم مالکان ڇي دي، هغوي د سکول يا فرض کړه، د يو انستيتيوټ کرايه فرض کړه 50 هزار روپئ ده او هغوي بيا دولا کهه ته اورسوي او بيا زما په بچو باندې چونکه زما حلقه هغې سره Related ده او زمونږه تقريباً په هغې باندې انتهائې ذيات ماشومان ڇي دي، هغه زما په هغې کښې سبق وائي نو زه دا وایم ڇي هغه غريب خلق دي، داسې نه وي ڇي هغه د 50 هزار په ځائے باندې ڇي کوم دے بيا هغه مالکان کرايه دولا کهه کړي يا تين لاکه کړي، بيا ئے زمونږ بچي برداشت کولې نه شي نو زه به دا درخواست کوم ڇي په ديکښې لږ شان امنډمنټ او شي او په دې باندې ڇي کوم دے نو د دې يو خاص قانون د جوړ شي ڇي 10 مرلې يا 20 مرلې د حساب سره ڇي کوم دے، د هغوي سالانه يا تين ساله يو ايگريمنټ هغه اوشي او حکومت هغې ته يو Rule ورکړي ڇي د هغې مطابق کار اوشي، نه ڇي د ماشومانو سره ظلم اوشي. تهينک يو جي.

Madam deputy speaker: Okay, You want to say something Babak Sahib? Okay.

جناب سردار حسين: ڄنگه ڇي فضل الهی صاحب خبره اوکره نو زما دا خيال دے ڇي تر کومه پورې د ايجوکيشن خبره ده، دا د فيسونو خبره ده، اوسه پورې زمونږه په صوبه کښې Private Institute Regulatory Authority ڇي ده، دانشته د هغې وجه دا ده ڇي پرائيوټ څومره ادارې دي، څومره سکولونه دي، څومره

کالجونه دی، Even زمونږه مدارس دی، Regulatory Authority نشته، نو زما دا خیال دے چې دا خود ډیر Specific ایجوکیشن خبره ده، د فیسونو چې تر کومې پورې چې تعلق دے یا نور Activities پورې تعلق دے د ایجوکیشن، هغه خو په هغې کښې چې ترڅو پورې پرائیویټ انسټیټیوټ، ایجوکیشن انسټیټیوټ، ریگولټیری اتھارټی نه وی راغلی، په هغې کښې لائسنز نه وی ډرا شوی نو زما دا خیال دے چې دغه مسئله خو هغې سره نه شی حل کیدې، تر کومه پورې چې د دې خبرې تعلق دے چې دغه ایریا به کمرشل شی، ظاهره خبره ده په دې باندې مونږه ډیر لږ د سکشن کرے دے۔ هغه ممبران صاحبان دلته ناست دی، هغه خو بیا د حکومت سره اختیار دے، رولز به داسې جوړ کړی، قاعده به داسې جوړه کړی، ضابطه به داسې جوړه کړی چې بیا د هغه څائے چې کوم کمرشل اونرز دی، هغوی چې خپل بلډنگز جوړوی، بیا د هغې خپل یو حد مقرر کیدې شی او بیا په هغې کښې د Activities هم حد چې دے هغه ظاهره خبره ده چې TMA سره هغه اختیار دے په لوکل گورنمنټ ایکټ کښې او حکومت سره هم هغه اختیار دے نو زما دا خیال دے چې هغه د یوې مسئلې سره به دغه ټولې مسئلې حل اسان شی خو چونکه منسټر صاحب لارو، زه بیا هم هغوی ته به دا وئیل غواړم چې قانون راغلې دے، بنیادی چې دا دومره وخت واغستې شو، درې کاله په دې باندې او لکیدل، که چېرې کورټ، دا چې په دې اسمبلۍ کښې چې مونږ کوم قانون جوړ کرے دے، که عدالت په وخت باندې خبر شوے وے نو باید زه دا وایم چې دا د Contempt of court والا خبره چې ده، دا به نه راتله خو حکومت دلته لږه کوتاهی کرے ده چې کورټ ئے بروقت نه دے خبر کړې چې کوم قانون جوړ شوے دے یا په کوم قانون کښې امنډمنټ شوے دے۔ لهدا اوس هم ظاهره خبره ده، هغلته تاریخونه روان دی خو بیا هم که اوس کورټ خبره شو، هغه ته دا اطلاع ملاؤ شو، زمونږه د قانون نه هغوی خبر شو نو زما دا خیال دے چې بیا خو عدالت ظاهره خبره ده، د قانون پابند دے چې تشریح کوی، هغوی خو به چونکه هغوی ته۔۔۔۔

محترم ډپټی سپیکر: شاه فرمان صاحب! You have to answer this?، عنایت صاحب نشته.

جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی): میڈم سپیکر۔ انہوں نے جو Regulatory Authority کی بات کی ہے یہ پورے صوبے کیلئے اور Private Institutions کے اوپر، Institutes کے اوپر جو چیک ہوتا ہے کہ وہ ایجوکیشن کو اتنا کمرشلائز نہ کریں کہ وہ بالکل Business Activity بن جائے اور اس کا جو Basic Concept ہے وہ خراب ہو جائے۔ میں بالکل Agree کرتا ہوں اور چونکہ ایجوکیشن منسٹر موجود نہیں ہیں، ان سے بات کریں گے کہ کہاں تک یہ پراسیس پہنچا ہے؟ کیونکہ ہے تو بالکل ضروری، Important، میں Agree کرتا ہوں بائک صاحب کے ساتھ کہ ریگولیٹری اتھارٹی ہونی چاہیے اور صرف یونیورسٹی ٹاؤن کی حد تک نہیں، ہر جگہ یہ ہو تاکہ ادارے Loss میں بھی نہ جائیں اور اتنا Profit بھی نہ کمائیں کہ Completely commercialize بن جائیں اور ان کا جو Basic مقصد ہے وہ فوت ہو جائے، تو میڈم سپیکر، ٹھیک ہے ایجوکیشن منسٹر آجائیں تو ان سے بات کرتے ہیں، فضل الہی صاحب کی جو بات ہے وہ بھی ان کے سامنے رکھتے ہیں اور ان شاء اللہ کرتے ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔

جناب عبدالستار خان: میڈم سپیکر صاحبہ! میں ایک بہت ہی اہم مسئلے کے اوپر بات کرنا چاہتا ہوں، بہت اہم مسئلہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ہاں بالکل۔ Sattar Sahab and Nalotha Sahab, related to this? Because let finish with the agenda. If this is related to this, only then I will take the question-----

جناب عبدالستار خان: میڈم!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اگر اس کو لیں۔۔۔۔۔

جناب عبدالستار خان: میڈم، گورنمنٹ ہاؤس کو چلانے میں سیریس نہیں ہے، ان کے سارے منسٹرز موجود نہیں ہیں اور یہ ہاؤس کے بزنس کو بہت لائیٹ لے رہے ہیں۔ لہذا ہم گزارش کریں گے کہ کابینہ کے لوگ موجود ہوں۔

Madam Deputy Speaker: Shah Farman Sahib, He is asking you.

جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی و محنت): میڈم سپیکر! ٹھیک ہے، میں موجود ہوں ان کی بات کا جواب دینے کیلئے۔

جناب عبدالستار خان: میڈم! میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں، میڈم سپیکر، ایجوکیشن اور ہیلتھ پر، ایجوکیشن اور ہیلتھ پر۔

مجلس قائمہ برائے محکمہ صحت کی رپورٹ کی مدت میں توسیع

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Let me finish two points first. یہ دو، بالکل، دوپوائنٹس ہیں I then

Mahmood Jan is will give you time.okay, Jee. یہ والا جو آئیٹم نمبر 12 جو ہے، Aamna Sardar please. Standing Committee No. 12 on Health, to please move for extension in period to present report of the Committee in the House. Aamna Sardar please.

Ms. Aamna Sardar: Thank you Madam, on behalf of the Chairman, I beg to move under sub-rule 1 of rule 185 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, that the time for the presentation of the report of Standing Committee No. 12 on Health Department on Question No. 2151, moved by Mr. Bakht Baidar Khan, MPA, Question No. 2309, moved by Mr. Noor Salim Malik, MPA, may be extended till date and that I may be allowed to present the report in the House.

Madam Deputy Speaker: The motion before the House is that extension in period may be granted to present report of the committee in the House? Those who are in favor may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Extension in period is granted.

مجلس قائمہ برائے محکمہ صحت کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

Madam Deputy Speaker: Item No. 13. Aamna Sardar Bibi.

Ms. Aamna Sardar: Thank you Madam Speaker, On behalf of the Chairman I beg to present the report of the Standing Committee No. 12, on Health Department in the House. Thank you.

Madam Deputy Speaker: It stands presented. Okay Sattar Sahib.

رسمی کارروائی

جناب عبدالستار خان: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ ميڈم سپیکر! میں آج آپ کے سامنے اور اس ہاؤس کے سامنے اپنے علاقے کے حوالے سے اور پاکستان کے ایک بہت بڑے منصوبے کے حوالے سے، داسو ڈیم کے حوالے سے میں ہاؤس کو اعتماد میں بھی لینا چاہتا ہوں اور آپ کی سرپرستی بھی چاہتا ہوں، آپ کے علم میں ہے میڈم سپیکر، کہ پاکستان میں آج کے بعد جو فیوچر کا جو One hundred years water vision بنا ہے، جو پچاس سالہ منصوبہ بنا ہے اس میں۔۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Zareen Zia and Aisha and Deena please, yes carry on.

جناب عبدالستار خان: میڈم سپیکر، میں آج بہت بڑی بات کرنا چاہتا ہوں، اس میں کوہستان اور کوہستان کے Water resources بہت بڑے اہم ہیں، وفاقی حکومت نے 2014ء میں میرے حلقے میں پاکستان کی بجلی کی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے ایک منصوبہ شروع کیا ہے، داسو ڈیم جو 4220 میگا واٹ کا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس خیبر پختونخوا کی ہاؤنڈری پر میرے حلقے میں بھاشا ڈیم بن رہا ہے جو 4500 میگا واٹ ہے۔ اس ڈیم کا افتتاح بھی ہوا اس کے بعد Acquisition کا عمل، 45 کلو میٹر ایریا کو Acquire کر کے صوبائی حکومت نے مرکزی حکومت کو دینا تھا، واپڈا کو، میڈم سپیکر، میں یاد دلانا چاہتا ہوں کہ میں بھاشا ڈیم پر اس خیبر پختونخوا کے Cause کیلئے بہت بڑے طریقے سے لڑا ہوں لیکن مجھے افسوس ہے کہ میری قوم کے لوگ بھی اس ہاؤنڈری پر مر گئے، ایک بہت بڑے Cause کیلئے، خیبر پختونخوا کیلئے، کوہستان کے لوگوں نے، کوہستان کے نمائندے نے آج تک اس کیس کو خیبر پختونخوا کیس سمجھ کر لڑا ہے، ہاؤنڈری کمیشن میں بھی اور محاذ پر بھی، لیکن دو سال گزر گئے داسو ڈیم کے 45 کلو میٹر ایریا میں 90 ہزار کنال زمین Acquire کر کے صوبائی حکومت نے واپڈا کو دینی ہے مگر آج تک وہ پراسس مکمل نہیں ہوا ہے۔ اس حوالے سے میری قوم نے سولہ نکات پر مشتمل ایک چارٹر آف ڈیمانڈ صوبائی حکومت کے سامنے اور مرکزی حکومت کے سامنے اور واپڈا کے سامنے رکھا، لیکن آج تک اس عمل کو صوبائی حکومت کی طرف سے بلاوجہ طول دیا جا رہا ہے۔ کوہستان کی یہ زمین اس پراجیکٹ کیلئے، یہ Basically اگر کوئی مانے تو یہ خیبر پختونخوا کی زمین ہے، اس پراجیکٹ سے وابستہ مفادات خیبر پختونخوا کے ہیں، بھاشا ڈیم سے وابستہ مفادات خیبر پختونخوا کے ہیں، یہ صرف کوہستان والوں کے نہیں ہیں۔ آپ کو یاد ہو گا کہ میں نے دو ریڈیوشنز اس اسمبلی میں پیش کیں،

پچھلی گورنمنٹ میں اور اس میں Unanimously ہم نے پاس کی ہیں۔ اب میری قوم نے فیصلہ کیا

ہے۔۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Muzafar Said and Shah Farman are going to answer him, both of you because its half offices relate, Okay, you.....

جناب عبدالستار خان: میڈم سپیکر، یہ بڑی خوشخبری ہے خیبر پختونخوا کے لوگوں کیلئے اور اس اسمبلی کیلئے، اس حکومت کیلئے، اس حکومت کیلئے کہ دنیا کا دسواں عجوبہ، ایک Series of dames جس کی مثال دنیا میں نہیں ملے گی وہ کوہستان میں بن رہے ہیں، اس میں چار ڈیمز ہیں، تھاکوٹ ڈیم، پٹن ڈیم، داسو ڈیم، بھاشا ڈیم، لوئر سوپٹ، لوئر پالس، گائیگا پاور پراجیکٹ، کنڈیا پاور پراجیکٹ۔۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Sattar Sahib just one minute, one minute, you please concise your question if you want

جناب عبدالستار خان: میں آتا ہوں، اسی پر آتا ہوں۔ میڈم سپیکر! میں اسی پر آتا ہوں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ہاں، ہاں۔

جناب عبدالستار خان: کیا پاور پراجیکٹ، دبیر پاور پراجیکٹ تیار ہو چکے ہیں لیکن آج تک مقامی لوگوں کو زمین کا معاوضہ نہیں مل رہا ہے۔ چونکہ صوبائی حکومت نے اس کو Acquire کرنا ہے اور واپڈا کو ان زمینوں کو طے شدہ قیمتوں کے تحت لوگوں سے لینا ہے اور یہ زمین مرکزی حکومت کو دینی ہے۔ میں سی ایم صاحب سے Delegation کی صورت میں ملا ہوں، انہوں نے جو ہدایات دی تھیں اس پر خیبر پختونخوا کی بیورو کریسی عمل نہیں کر رہی ہے۔ جس کی وجہ سے زمین کی قیمتوں کو انہوں نے کم کیا ہے، جس پر لوگ راضی نہیں ہیں، عوام راضی نہیں ہے، مالکان زمین راضی نہیں ہیں، اس وجہ سے میں نے آج یہ مسئلہ اس ہاؤس میں اٹھایا ہے کہ یہ ہاؤس خیبر پختونخوا کے لوگوں کی امانتوں کا امین ہے، امانتوں کا امین ہے۔ جس قیمت پر صوبائی حکومت، اس کا Collector، اس کا چیف سیکرٹری، اس کا ایس ایم بی آر، اس کا کمشنر، اس کا ڈی سی لینا چاہتا ہے اس قیمت پر کوہستان کی، کوہستان کی بکری کی قیمت بھی وہ نہیں ہے۔ لہذا میں گزارش کروں گا کہ قومی لیول پر ہمارا مسئلہ اٹھائیں، حکومت اس میں سنجیدگی سے اس معاملے کو لے۔ میری قوم کا چارٹر آف ڈیمانڈ جو سولہ نکات پر مشتمل ہے، جس میں میرے تمام حقوق اس میں شامل ہیں، میں نے 2010ء میں



حکومت کو یہ ڈیمانڈز پیش کی تھیں، آج تک اس پر عمل نہیں ہوا ہے، جس کی وجہ سے وہاں پر حالات خراب ہو رہے ہیں۔ میں گزارش کروں گا میڈم سپیکر، باؤنڈری پر کوہستان والے قربانی دیتے ہیں، بھاشا ڈیم کے کیس کو اگر ہم نے جیتا تو اس کی رائیٹی میں ڈی آئی خان سے لیکر کوہستان تک کے لوگ شامل ہوں گے، اکیلے کوہستان کا حصہ اس میں نہیں ہوگا۔ یہ خیبر پختونخوا کے فیوچر کیلئے بہت بڑا انٹرسٹ ہے، یہ فیوچر میں کالا باغ ڈیم سے زیادہ اہم حیثیت کا پراجیکٹ ہے۔ اس سے فیوچر میں آپ کو رائیٹی ملے گی اس ڈیم کی، اگر یہ آٹھ کلو میٹر آپ کا ہوا تو تب۔ لہذا قوم کو، آپ نے قوم کو بے یار و مددگار چھوڑا ہے، صوبائی حکومت نے آج تک ہماری خیر نہیں لی ہے۔

Madam Deputy Speaker: Sattar Sahib, your points are all valid but this is point of order.

جناب عبدالستار خان: میں پوائنٹس پر آتا ہوں، میڈم سپیکر۔

Madam Deputy Speaker: This is point of order.

جناب عبدالستار خان: میں چاہتا ہوں کہ ان تمام معاملات کو ایک کمیٹی بنا کر صوبائی حکومت اس کیس کو دیکھے۔ اس پر کمیٹی پہلے ہی بنی ہے لیکن اس پر آج تک ایک میٹنگ بھی نہیں ہوئی ہے۔ آپ کی خیبر پختونخوا کی زمین، آپ کے خیبر پختونخوا کے کوہستان کے لوگوں کے حقوق۔۔۔۔۔  
محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے۔

جناب عبدالستار خان: اس حوالے سے میں گزارش کروں گا کہ ایک کمیٹی تشکیل دیں۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔

(عصر کی اذان)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شاہ فرمان صاحب، شاہ فرمان صاحب پلیز۔

جناب شاہ فرمان (وزیر آب و ہوشی و محنت): شکریہ۔ میڈم سپیکر! جناب ستار صاحب کے پوائنٹس سامنے آگئے اور میں ان کا مشکور ہوں کہ انہوں نے یہ پوائنٹس اٹھائے۔ اگر ہم پاکستان کی بات کرتے ہیں، اگر کوئی پراجیکٹ کسی صوبے میں زیادہ فیزیبل ہو اور پاکستان کو اس کا سب سے زیادہ فائدہ ہو تو وہ پراجیکٹ اس صوبے کے اندر ہونا چاہیے۔ اسی لئے ہم ہمیشہ یہ کہتے ہیں کہ ہائیڈل پاور پراجیکٹس، ورلڈ انوائرنمنٹل ڈے کے اوپر جو بات کی گئی کہ 2060ء میں سارے کول پراجیکٹس بند کئے جائیں اور پاکستان پہلے دس ممالک میں ہے

جن کے اوپر اثر پڑتا ہے، تو کول سے بجلی بنانے کے بجائے ہائیڈل جو کہ گرین پاور ہے، کلین پاور ہے، ہماری صوبائی حکومت کی ذمہ داری ہے۔ چونکہ اگر اس کے پیسے واپڈانے دینے ہیں تو پھر ہمارے لئے کون سا مسئلہ ہو سکتا ہے؟ میں ستار صاحب کو یہ ایشورنس دینا چاہتا ہوں کہ جن کے پاس یہ معلومات ہیں، اور جو اتھارٹیز ہیں میں ان کے ساتھ مل کے جاؤں گا اور ان کے سامنے بات کریں گے کہ مسئلہ کدھر ہے؟ لیکن ستار صاحب نے بڑا اچھا پوائنٹ اٹھایا ہے اور میں ان کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ اس کے ساتھ بیس سال پہلے والا کونسل آف کامن انٹرسٹ کا وہ فیصلہ نتھی کریں جو کہ اے جی این قاضی فارمولہ طے ہو چکا ہے۔ اور جس کے مطابق ہمیں کوئی 90 billion rupees, 92 billion rupees per year ملنے چاہئیں، ایک فیصلہ جو کہ Concerned forum کر چکا ہے، Concerned authority کر چکی ہے، ہمارا حق مان چکے ہیں وہ ہمیں دینے کو تیار نہیں ہیں۔ ہم ویلکم کرتے ہیں سارے ڈیپنر کو، اور ہم وفاقی حکومت کے مشکور ہیں کہ اگر وہ خیبر پختونخوا کے اندر پاکستان کیلئے سب سے سستا ترین کلین اینڈ گرین پاور میں انوسٹمنٹ کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن ہمارا ایک Concerned ہوگا، غازی بھر و تھا کی طرح ایسا نہ ہو کہ پانی خیبر پختونخوا کے اندر ہو اور اس کا جو ہائیڈل پورشن ہو وہ پنجاب کے اندر لگا ہو۔ میں چاہتا ہوں کہ اگر یہ خیبر پختونخوا کی پراپرٹی ہے تو ہم فیڈرل گورنمنٹ کے مشکور ہیں اور ہم بروقت کام کریں گے لیکن میں اپنے پی ایم ایل (ن) کے دوستوں سے یہ ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ہمارے ساتھ کونسل آف کامن انٹرسٹ کا Approved فیصلہ جو کہ صوبے کا حق ہے، ستار صاحب نے صوبے کی بات کی۔ آج جو حال ہے اس صوبے کا، ہمیں وہ 90, 92 billion جو ملنے چاہئیں، یہ ہمارے ساتھ کھڑے ہوں۔ میڈم سپیکر، میں نے آج بات کی کہ آئین کے اندر جس صوبے کے اندر جو بھی چیز پیدا ہو، پہلے اس صوبے کا حق ہوتا ہے اس کے بعد میں دوسرے صوبوں کا حق ہوتا ہے۔ میں اپنی ضرورت سے زیادہ گیس پیدا کرتا ہوں، میرے صوبے کی گیس میرے صوبے کی ضروریات سے زیادہ ہے اور یہاں پر Moratorium ہے، ہم نئے منصوبے شروع نہیں کرتے، آج میں نے بات کی کہ چلو اگر نئے منصوبے شروع نہیں کر سکتے تو جو پرانے منصوبے ہیں قانونی طور پر ان کی Extension کی اجازت دی جائے۔ جب ہم نے بات کی کہ ہمارے ایس این جی پی ایل کے پاس اتنے پیسے پڑے ہوئے ہیں، خدا کیلئے جو آبادی بڑھ گئی ہے، ساتھ ساتھ ادھر

Extension کی جائے۔ میڈم سپیکر، مجھے آج پتہ چلا کہ سوئی نادرن خیبر پختونخوا کے بجٹ کے پیسے Accept نہیں کرتا، وہ ہمارے پیسے لیتے نہیں ہیں، وہ فیڈرل گورنمنٹ کے پیسوں کے اوپر ان کے مرضی کے مطابق منصوبے چلاتے ہیں۔ میڈم سپیکر، آج خیبر پختونخوا کے اندر پاکستان کی کرنسی، اب تو افغانستان کی کرنسی بھی ہم سے اوپر چلی گئی ہے، پاکستان کی کرنسی پاکستان کی کرنسی نہیں مانی جاتی، وہ ہمارے پیسے Accept کرنے کو تیار نہیں ہیں اور ہم اپنے پیسے دے رہے ہیں، ہم اپنے پیسے ٹرانسفارمرز کیلئے دیتے ہیں، الیکٹریک پورز کیلئے اور پھر اپنے کام کیلئے روتے ہیں۔ ستار صاحب اس کے اوپر میرے ساتھ کھڑے رہیں اور یہ Commitment کریں کہ یہ سارے پرابلمز اکٹھے کریں گے۔ یہ ہمارا اے جی این قاضی فارمولہ جو کہ Approved ہے، صرف نیپرانے اس کو Implement کرنا ہے، اس کے اندر کوئی دوسری بات نہیں ہے، اس کے اوپر بھی کھڑے ہوں، ہم بالکل ان کے موقف کی تائید کرتے ہیں، ان کو کوئی مشکلات ہیں تو ان کے ساتھ کھڑے ہیں لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ میں چاہوں گا کہ جو میں کہہ رہا ہوں، میں چاہوں گا سردار بابک صاحب بیٹھے ہوئے ہیں وہ اپوزیشن کے اہم رہنما ہیں، میں ان سے بھی ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اگر میں غلط ہوں تو مجھے غلط کہہ دیں، تو وہ بھی اس کے اوپر Comment کر دیں، صوبے کے حق کی بات ہوگی اور پاکستان کے فائدہ کی بات ہوگی تو ہم ان کے ساتھ کھڑے رہیں گے۔ لیکن میں ان سے درخواست کرتا ہوں کہ خدا کیلئے ہمارے پیسے ہمارے گیس کیلئے Accept کروائیں اور ہمارے وہ منصوبے چلنے دیں۔ ہمارے پیسوں سے خریدے ہوئے ٹرانسفارمرز خدا کیلئے ہمیں دے دیں اور ہمارے پیسے جو اے جی این قاضی فارمولے کے تحت آپ کے پاس پڑے ہیں وہ لے آئیں اور اگر بھاشا ڈیم کا جو حصہ جہاں پانی، بجلی بنتی ہے اگر وہ پنجاب کے اندر نہیں ہے اور رائلٹی ہمارا حق ہے تو ہم آپ کے ساتھ کھڑے ہیں، شکر یہ میڈم سپیکر (تالیاں)

Madam Deputy Speaker: Thank you, thank you, I thought I am going to adjourn the session, if you all people are so interested, okay, I will sit then. Babak Sahib, Okay, Babak Sahib.

Sardar Aurangzeb Nalotha: Madam Speaker!

Madam Deputy Speaker: Okay, I am coming to you.

جناب سردار حسین: شکر یہ میڈم سپیکر۔ زما خیال دے چھی عبدالستار خان ڊیر اہم پوائنٹ چھی دے ہغہ ئے Raise کرے دے او حقیقت ہم دا دے چھی دا د گلگت

بلتستان سرہ چپی زمونر کومہ ایشو دہ او د ہغوی سرہ بیا خنگہ چپی ہغوی ذکر ہم او کپرو، دا ڊیرہ زیاتہ اہم ایشو دہ او بیا خنگہ چپی شاہ فرمان صاحب خبرہ او کپرہ چپی زمونر صوبہ چپی دہ، دا Naturally دا Green belt دے، د آرزانہ بجلی پیدا کولو د پارہ او د آسانہ بجلی پیدا کولو د پارہ۔ میڈم سپیکر! زہ خپلہ خبرہ کوم خود ہغی نہ مخکنہی تاسو تہ ریکویسٹ دا کوم چپی د ڊی صوبی چپی کومہ اہم مسئلہ دی یا زمونر مرکز سرہ متعلقہ چپی کومہ خبرہ دہ، ہغی لہ لہ وخت مختص کول غواړی چپی مونرہ تہ لہ اسمبلی پہ ہغی بانڈی بحث او کپرو، زہ د سی پیک خبرہ کوم میڈم چپی 35 ارب ډالر چپی دی، دا پہ سی پیک کنہی د بجلی پیدا کولو د پارہ دی او دا دومرہ لوتے ظلم دے، اتنا بڑا ظلم ہے، میں اردو میں بات کر لوں گا اور میرے پی ایم ایل (ن) کے ساتھی برا نہیں منائیں گے، یہ بہت بڑی زیادتی ہے، بہت بڑی زیادتی ہے۔ یہاں پر فیڈرل منسٹر صاحب آئے، ان سے میری تو، تو میں، میں بھی ہوئی۔ اب یہ دنیا کی کون سی کتاب میں ہے کہ میرے صوبہ میں اتنا پانی ہے ماشاء اللہ، ماشاء اللہ اگر ہم Fully funded schemes شروع کر دیں تو چالیس، پچاس ہزار میگا واٹ بجلی ہم پانچ سال میں پیدا کر سکتے ہیں، تین سال میں پیدا کر سکتے ہیں۔ اب 35 ارب ڈالر کے کونکے سے وہ لوگ بجلی پیدا کریں گے پنجاب میں، کونکے اپنے ملک کا نہیں ہو گا وہ اپورٹ کریں گے۔ اب یہ دیکھیں کہ کونکے سے جب ہم بجلی پیدا کریں گے تو وہ One time expense نہیں ہے، پانی سے جب ہم بجلی پیدا کرتے ہیں تو وہ One time expense ہے یعنی مغربی روٹ کو تو آپ چھوڑیں یہ سی پیک میں اتنا بڑا Bulk جو بجلی پیداوار کیلئے ہے۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: علی امین! علی امین! ڊیر Important ڊسکشن دے او کپی۔

جناب سردار حسین: میڈم، اسی طرح یہاں کے تمام ہمارے صوبے سے متعلقہ مسئلے ہیں اور میرے خیال میں اس میں Political affiliation سے بالاتر ہو کر ہم سب نے اٹھنا ہے، ہم سب نے کھڑا ہونا ہے۔ ورنہ یہ زیادتی کے اوپر زیادتی، زیادتی کے اوپر زیادتی، میں اسی فورم پہ یہ بھی کہوں گا کہ زرداری صاحب کو لوگ ہزار دفعہ برا بھلا کہیں، ہزار دفعہ، ہمیں دیکھنا چاہیے کہ ان کی حکومت آئی تو ہمیں نام بھی ملا، ہمیں صوبائی خود مختاری بھی ملی، سی سی آئی جو انتہائی اہم فورم ہے وہ فنکشنل ہوئی، ہمیں دیکھنا چاہیے کہ ان کے دور حکومت میں این ایف سی ایوارڈ کتنی دفعہ ایشو ہوا؟ آج جب ہم دیکھتے ہیں کہ مردم شماری کیلئے ہم ترس رہے

ہیں، این ایف سی ایوارڈ کیلئے ہم ترس رہے ہیں، فائما کے تمام کروڑوں عوام اٹھ نکلے ہیں، دس سال میں فائما کو Merge کریں گے، پانچ سال میں کریں گے، چھ سال میں کریں گے۔ اسی طرح ہماری اپنی Pendency جو بجلی کی رائلٹی کی مد میں ہمارے Pending پیسے ہیں، وہاں پہلے جی این قاضی فارمولے کے تحت یا جو دوسرے ہمارے Agreements ہوئے ہیں، ان Agreements کے مطابق اب یہ دیکھنا چاہیے کہ ہمارا صوبہ مالی طور پر بد حال ہے، اگر میں یہ کہوں کہ ہمارا صوبہ دیوالیہ ہو چکا ہے۔ لہذا میں یہی ریکویسٹ کر رہا ہوں کہ اس کیلئے ایک ٹائم مختص کیا جائے کہ ہم دیکھیں کہ اس میں صوبائی حکومت کی کتنی کوتاہی ہے، مرکزی حکومت کتنی زیادتی کر رہی ہے؟ لیکن ایک چیز یہ تو میرے ساتھی خفہ نہیں ہوں گے کہ جب بھی پنجاب کا وزیراعظم آتا ہے وہ ہمارے حقوق ہڑپ کر جاتا ہے، کھا جاتا ہے، وہ ہڑپ کر جاتا ہے ہمارے حقوق کھا جاتا ہے۔ اب میں مان لیتا ہوں کہ فنڈز lapse ہو رہے ہیں، میں مان لیتا ہوں کہ صوبے میں بد انتظامی ہے، میں یہ بھی مان لیتا ہوں کہ صوبے کے پاس منصوبہ بندی نہیں ہے لیکن یہ ہم سب مانیں گے کہ منتخب وزیراعظم جو ہے وہ پنجاب کا وزیراعظم ہے، وہ پاکستان کا وزیراعظم نہیں ہے، ورنہ ان کو دیکھنا چاہیے کہ میرا ایک تربیلہ ڈیم ہے اور وہ تمام پاکستان کو بجلی دے رہا ہے، سستی بجلی دے رہا ہے۔ اسی طرح منگلا کو دیکھیں، چھوٹے ملاکنڈ تھری کو آپ دیکھیں تمام جتنے ہمارے چھوٹے موٹے جو ڈیمز ہیں Aggregate آپ ملائیں تو بجلی کا جو یونٹ ہے اس کو، اس کی جو قیمت ہے یہ Aggregate تب نیچے آئی ہے کہ پانی سے ہم یہ بجلی پیدا کر رہے ہیں، اس کو ملائیں، اب اس چیز کی کیا ضرورت تھی؟ ہم اس چیز کو جان گئے ہیں کہ 2018ء میں انہوں نے پنجاب سے ووٹ لینا ہے، 2018ء میں انہوں نے لوڈ شیڈنگ میں کمی لانی ہے، اب اگر یہ کمی خیر پختہ نخواستہ کے عوام کی سروں کی قیمت پہ لائیں تو میرے خیال میں یہ بہت بڑی زیادتی ہے۔ یہ فیڈریشن کو کمزور کرنے کی ایک منظم سازش ہے، یہ ایک کوشش ہے۔ لہذا میں تمام سیاسی جماعتوں سے یہ ریکویسٹ کروں گا، بشمول مسلم لیگ (ن) کے کہ یہ ہمارے صوبے کا مسئلہ ہے، اب میں بار بار اسی ایک پوائنٹ پر آؤں گا یعنی ابھی چونکہ سی پیک کا مسئلہ نہیں ہے، بجلی کی بات ہو رہی ہے، ڈیم کی بات ہو رہی ہے، اب آپ میڈم، دیکھیں کہ 35 ارب ڈالر آپ دے رہے ہو، 35 ارب، میں کہتا ہوں کہ ملاکنڈ ڈویژن میں دے دو، ہزارہ ڈویژن میں دے دو، یہاں پہلے دو تین، دو سے لیکر پانچ سال تک اتنے ڈیمز بن جائیں گے،

ہمارے Reserves بن جائیں گے، Green belt بن جائیں گے، یہاں سستی بجلی پیدا ہوگی، Raw  
 میٹریل یہاں پہ ہے، ریسورس یہاں پہ ہیں، افرادی قوت یہاں پہ ہے، بجلی کی پیداوار کے منصوبے اور جو  
 ذرائع ہیں وہ یہاں پہ ہیں تو یہ کون سی کتاب میں ہے کہ پنجاب ساری عمر چھوٹی قومیتوں کو کھائے گا؟ اور ہم  
 روئیں گے، محرومیوں کا شکار رہیں گے، ہم چلائیں گے اور یہ بھی ہماری بد قسمتی ہے، یہ بھی ہماری بد قسمتی  
 ہے کہ ہم اتفاق پیدا نہ کر سکیں؟ میں آج ضرور یہ بات کہوں گا کہ ہمیں اپنے بچے معاف نہیں کریں گے یہ  
 جو ظلم ہو رہا ہے یہ پاکستان کے آئین میں، پاکستان کے آئین میں تو کچھ اور لکھا گیا ہے، پاکستان کے آئین میں  
 تو یہ ہے کہ جس صوبے میں نیچرل ریسورس پیدا ہوں گے تو اس کی آمدن کا پہلا حصہ جو ہے وہ اس صوبے  
 کو ملے گا۔ لہذا میڈم سپیکر، میں دوبارہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس کیلئے ایک اسپیشل ٹائم مقرر کریں تاکہ اس  
 پہ ہم بڑی ڈیٹیلز سے بات کریں اور ہماری آواز پاکستان میں جائے۔ یہ بہت بڑا ظلم، میں کہتا ہوں کہ ظلم کا  
 ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ جاری ہے۔ اگر ہم میں اتفاق پیدا ہو، اگر ہم سیاست سے بالاتر ہو گئے، پی ٹی آئی  
 والے پی ٹی آئی کو چھوڑیں، اے این پی والے اے این پی کو چھوڑیں، چھوڑنا اس طرح نہیں ہے بلکہ صوبے  
 کے حقوق کیلئے ہم سیاسی وابستگیوں کو پیچھے رکھیں اور میرے خیال میں صوبے کے مفاد میں اگر ہم ایک  
 ہو گئے تو میں مبارک باد دیتا ہوں کہ ان شاء اللہ یہ تو ایک وزیر اعظم ہے یا ایک مرکزی حکومت ہے اگر اس  
 طرح کے دس وزیر اعظم اور دس مرکزی حکومتیں ہمارے سامنے کھڑی ہوں گی تو ہم جیت جائیں گے اور وہ  
 شکست کھائیں گے۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Nalotha Sahib, I am going to give you time,

ٹائم دے رہی ہوں لیکن میں کہتی ہوں شاہ فرمان صاحب! کہ یہ ایک دن ہمیں دینا پڑے گا اور اس میں  
 گیس رائلٹی، سی پیک، ہائیڈل پاور، ڈیمز اور این ایف سی ایوارڈ اور اس کے علاوہ بھی کچھ ہو تو صرف ایک دن  
 اس پہ ڈسکشن ہوگی، The whole day، یہ پانچ پوائنٹس ہیں اور اگر آپ بھی کچھ اور پوائنٹس لانا چاہیں تو  
 ،And you sort of not the committee but like you, you do that and

نلوٹھا صاحب کچھ بات کرنا چاہتے ہیں، نلوٹھا صاحب۔

جناب شاہ فرمان (وزیر آب و ہوشی): میں صرف ایک منٹ بات کرنا چاہتا ہوں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں اگر بات کر لوں تو آپ بعد میں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، شاہ فرمان صاحب۔

جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی): میں یہ چاہوں گا کہ آپ خود ہی، چونکہ یہ اسمبلی کے اندر ڈیبیٹ ہے، بجائے اس کے کہ اندر اس کے اوپر ڈیبیٹ ہو پارلیمانی لیڈر اس کے اوپر بات کریں اور اس ڈیبیٹ کے نتیجے میں پھر آپ ہی یا سپیکر صاحب اس کیلئے ایک کمیٹی بنالیں تاکہ اس کے اندر جو ایشوز، جو پوائنٹس آئیں گے اس کمیٹی میں، ہم اس کے اوپر بات کریں گے اور متفقہ طور پر ہم فیڈرل گورنمنٹ کے سامنے رکھیں گے۔ تو ڈیبیٹ کا دن بھی آپ رکھیں اور ڈیبیٹ کے بعد وہ جو پارلیمانی لیڈرز ہیں وہ بات کر لیں، پارٹی لیڈر بات کریں، جو بھی اپنا موقف سامنے رکھیں اور اس کے بعد اسی دن آپ ایک کمیٹی اناؤنس کر سکتی ہیں جس کے اوپر یہ کمیٹی آگے کام کرے گی۔

Madam Deputy Speaker: Yes, We will give time for the debate because every body would like to come prepared. Okay Nalotha Sahib.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکر یہ جناب سپیکر صاحبہ۔ عبدالستار خان نے جو پوائنٹ Raise کیا ہے میں اس کی طرف آتا ہوں۔ جناب سپیکر صاحبہ، جب بھی قومی نوعیت کے کوئی ایشوز اسمبلی میں آئے تو میرے خیال کے مطابق اسمبلی کی تمام سیاسی جماعتوں کو، صوبائی حکومت کو، مرکزی حکومت کو اپنی ذمہ داری کا احساس کرنا چاہیئے۔ عبدالستار خان نے یہ بات Raise کی ہے کہ بھاشا ڈیم اور داسو ڈیم کا پیسہ مرکزی حکومت کی طرف سے صوبائی حکومت کے پاس آگیا، چیف منسٹر صاحب سے علاقے کے لوگوں کی موجودگی میں ان کی میٹنگ ہوئی ہے تو انہوں نے بھی کمیٹی بنائی ہے اور ان کو جلد از جلد زمین Acquire کرنے کی یقین دہانی کرائی تھی۔ ابھی عبدالستار صاحب نے کوئی صوبائی حکومت کے اوپر اٹیک نہیں کیا ہے نہ عوامی نیشنل پارٹی کے اوپر انہوں نے اٹیک کیا ہے، انہوں نے یہ مطالبہ کیا ہے کہ مرکزی حکومت نے دونوں ڈیمز کیلئے پیسہ دے دیا ہے، برائے مہربانی اس سے جلد از جلد زمین Acquire کریں تاکہ اس کے اوپر کام شروع ہو اور علاقے کے لوگ بھی مطمئن ہوں، لیکن جناب سپیکر صاحبہ، میں حیران ہوں کہ کب تک ہم اس طرح کی سیاست کے اوپر گزارہ کرتے رہیں گے، اور لوگوں کو بے وقوف بناتے رہیں گے؟ اب میں سمجھتا ہوں کہ عوام باشعور ہو چکی ہے، یہ پوائنٹ سکورنگ والی سیاست، کے پی کے

لوگ جانتے ہیں کہ کچھ لوگ پوائنٹ سکورنگ کر کے اپنے آپ کو زندہ رکھتے ہیں۔ میں درخواست کرتا ہوں صوبائی حکومت سے کہ جو پیسہ آپ کو پہنچ چکا ہے، آپ کے صوبے کے اندر ڈیمنز بن رہے ہیں، آپ اس پیسے کو عوام تک کیوں نہیں پہنچاتے، زمین کیوں نہیں Acquire کرتے؟ مسئلہ صرف اتنا ہے آگے جو معاملات، میں اس طرف نہیں جاؤں گا، میں پھر کہتا ہوں کہ ہم ذمہ داری کا احساس کریں، پاکستان کو اندھیروں سے نکالنے کی ہم کوشش کریں، کے پی کے کو اندھیروں سے نکالنے کی کوشش کریں۔ میرے دوست نے جس طرح کہا ہے کہ وزیر اعظم پنجاب سے آتا ہے اور وہ پنجاب کا وزیر اعظم ہے چونکہ وہ 34 ارب ڈالر ز جو ہیں وہ اس مد میں خرچ کر رہا ہے، بجلی پیدا کرنے کیلئے، کونسلے سے، جناب سپیکر صاحبہ، سردار حسین بابک صاحب کی بھی عوامی نیشنل پارٹی کی یہاں پہ پانچ سال حکومت رہی ہے، اگر یہ صوبائی حقوق کی بات کرتے ہیں تو میں ان سے یہ پوچھتا ہوں کہ آپ نے پانچ سالوں میں ہزارہ ڈویژن کو کیوں نظر انداز کیا، ہزارہ کے ساتھ آپ نے کیوں نا انصافی کی، کیا ہزارہ ڈویژن خیبر پختونخوا کا حصہ نہیں تھا؟ (تالیاں) جناب سپیکر صاحبہ، اس وقت پاکستان کے اندر پانی سے بجلی پیدا ہو رہی ہے، آئل سے بجلی پیدا ہو رہی ہے، جناب سپیکر صاحبہ، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ کبھی ہمیں آئل پاکستان میں لانے یا اس کے ریٹ بڑھنے سے مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں، خدا نخواستہ کبھی خشک سالی کا ہمارا ملک شکار ہو سکتا ہے، اور پانی سے بجلی پیدا کرنے کے جو وسائل ہم نے شروع کئے ہوئے ہیں شاید اس میں ہمیں پرالیم ہوں، اگر مرکزی حکومت نے کونسلے کے ذخائر سے بجلی پیدا کرنے کا فیصلہ کیا ہے جو دو سو سال کے ذخائر ہمارے پاس موجود ہیں۔ اگر خدا نخواستہ خشک سالی آتی ہے، تیل کے معاملات میں ہمیں کوئی دشواری ہوتی ہے تو کونسلے کا تیسرا آپشن پاکستان کے پاس موجود ہوگا، 17 ہزار میگا واٹ بجلی یہ ملک پیدا کرے گا، پاکستان کو اندھیروں سے چٹکارہ ملے گا اور پاکستان 8 ہزار سے 10 ہزار میگا واٹ بجلی دنیا کو سپلائی کرے گا، جناب سپیکر صاحبہ، میں اپنے دوستوں کو یقین دلاتا ہوں اور میں آپ سے تعاون مانگتا ہوں، چاہے ہمارا جس جماعت سے تعلق ہو، یہ سی پیک کی یہاں پہ بات کی شاہ فرمان خان صاحب نے، کہ پھر اس کو لایا جائے ہاؤس میں، جناب سپیکر صاحبہ، پانچ دفعہ، چھ دفعہ قرار دیں اسی اسمبلی نے پاس کی ہیں، تمام اپوزیشن جماعتوں کے ان قرار دادوں کے اوپر دستخط ہیں، میری پارٹی پاکستان مسلم لیگ (ن) نے بھی سی پیک کے اوپر صوبے کے حقوق کیلئے صوبائی



حکومت کے ساتھ چلنے کا وعدہ کیا ہے اور اس کا ثبوت دیا ہے۔ لیکن جناب سپیکر صاحبہ، جب پوائنٹ سکورنگ کی بات آئی تو جناب سپیکر صاحبہ کو رٹ میں گئے، بالکل اس مسئلے کو انہیں ہاؤس میں لانا چاہیے تھا، Consensus پیدا کرنا چاہیے تھا، تب وہ کورٹ میں جاتے، تمام سیاسی جماعتوں کو ساتھ لیکر جاتے، میں سوچ رہا تھا سردار حسین بابک صاحب اس کے اوپر بات کریں گے، کیا ہمیں سی پیک کے اوپر استعمال کرتے ہیں؟ جب پوائنٹ سکورنگ کی بات آتی ہے تو پھر اپوزیشن آپ کو بھول جاتی ہے، سیاسی جماعتیں آپ کو بھول جاتی ہیں۔ آج بھی میں یہ سمجھتا ہوں کہ جس مغربی روٹ کی بات یہاں پہ جس جس مقام پہ اٹھائی گئی، میں اس میں موجود تھا، اسی مغربی روٹ کے اوپر جو پہلا قافلہ سی پیک خنجراب سے گوا در پہنچا وہ اسی روٹ کے اوپر پہنچا، جناب میڈم سپیکر صاحبہ، ان شاء اللہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف خیبر پختونخوا کے حقوق، خیبر پختونخوا کے حوالے کرنے میں کوئی ایک فیصد بھی زیادتی نہیں کریں گے، لیکن جناب سپیکر صاحبہ، میں صوبائی حکومت سے بھی یہ درخواست کرتا ہوں کہ خدار اس صوبے کے عوام کے اوپر آپ رحم کھائیں، گالیاں نکالنے سے، شلواریں اتارنے سے، منفی پروپیگنڈہ کرنے سے صوبے کے مسائل حل نہیں ہوتے۔ آپ کے اوپر ذمہ داری ہے، آپ بھی اپنی ذمہ داری کا احساس کریں، مرکز کے ساتھ آپ اپنے تعلقات بہتر بنائیں، انصاف کی آپ بات کرتے ہیں، میرے بھائی شاہ فرمان خان انصاف کی بات کرتے ہیں، یہاں پہ شاہ فرمان صاحب نے کہا تھا اسی فلور کے اوپر کہ چیئر مین تحریک انصاف نے مجھے حکم دیا ہے کہ پانی کے اوپر آپ نے سیاست نہیں کرنی ہے، پانی پر تمام صوبے کے تمام علاقوں کو آپ نے برابر کی نظر سے دیکھا ہے۔ جناب سپیکر صاحبہ، میرے ضلع کے اندر ایک ایم پی اے کو تیس کروڑ روپے واٹر سپلائی سکیموں کیلئے ملے، ایک ایم پی اے کو، مجھے کیوں نہیں ملے، دوسرے ایم پی اے کو کیوں نہیں ملے؟ آپ نا انصافی چھوڑیں (تالیاں) خود اپنی، خود نا انصافی چھوڑیں، پھر دوسرے کی طرف آپ بات کریں، انگلی دوسروں کی طرف اٹھائیں جناب سپیکر صاحبہ!

(شور)

Madam Deputy Speaker: I feel Shah Farman Sahib please, I feel the subject is being diverted and we are going to give it full day, let him finish, let him finish.

سر دار اور گلزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحبہ، اگر آپ سچ کہتے ہیں، آپ سچ کہتے ہیں تو ہم خاموشی سے بیٹھ کر سنتے ہیں، جب ہم سچ کہیں تو آپ بھی حوصلہ پیدا کریں اور ہمارا سچ بھی سنا کریں، جناب سپیکر صاحبہ، ضلع ایبٹ آباد میں ان کے خلاف ضلعی حکومت قائم ہوئی، جناب سپیکر صاحبہ، ڈی سی ضلع ایبٹ آباد ڈیپارٹمنٹس کو لیٹر لکھتا ہے کہ ضلع ناظم کی کوئی بات نہ سنی جائے، اس کی کسی بات پہ عمل نہ کیا جائے، آپ بھی انصاف کے تقاضے پورے کریں، آپ بھی انصاف کے تقاضے پورے کریں، پھر آپ بات کریں مرکز کی، اگر 'کے پی کے' کے ساتھ نا انصافی ہوئی، ہم آپ کے ساتھ کھڑے ہیں، ہمارا بھی یہی 'کے پی کے' ہے جو آپ کا ہے ہم اسی 'کے پی کے' میں سیاست کرتے ہیں ان شاء اللہ و تعالیٰ جناب سپیکر صاحبہ، سی پیک میں خیبر پختونخوا کو اس کا پورا حصہ دیا جائے گا، انڈسٹریل سٹیٹ کے حوالے سے جناب سپیکر صاحبہ، ایک گفٹ، ایک گفٹ 'کے پی کے' کو دیا گیا ہے اس پورے سی پیک میں ایک ڈرائی پورٹ ہے جناب سپیکر صاحبہ، جو خیبر پختونخوا ہزارہ میں بنے گا اگر ہزارہ کو آپ 'کے پی کے' کا حصہ سمجھتے ہیں۔

Madam Deputy Speaker: Thank you very much. Shah Farman Sahib, Shah Farman Sahib-----

Mr. Fakhr-e-Azam Wazir: Madam!

Madam Deputy Speaker: This is not a debate we will give full day for debate, Shah Farman sahib.

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم آپ پھر پورا دن دیں گی؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ہاں، فل ڈے بلکل۔

جناب شاہ فرمان (وزیر آب و نشی): میڈم سپیکر، چونکہ اس کیلئے یہ فیصلہ ہو گیا ہے کہ اس کے اوپر پورا دن،

پورا دن اس کے اوپر ڈیبیٹ ہوگی، اس کے اوپر بحث ہوگی، میں صرف اس کو وائسٹاپ کرنا چاہتا ہوں،

اچھا۔۔۔۔۔

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم سپیکر، میں ایک منٹ لوں گا، میں زیادہ وقت نہیں لوں گا۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: فخر اعظم پلیز! فخر اعظم تہ کنبینہ۔

وزیر آب و نشی: چونکہ یہ فیصلہ ہو گیا ہے کہ اس کے اوپر پورا دن ڈیبیٹ ہوگی، میں دو تین چیزیں بلٹ پوائنٹ

پہ بتانا چاہتا ہوں، اس ڈیبیٹ کیلئے، اس ڈیبیٹ کیلئے تیاری کرتے ہوئے میں اپنے ہاؤس کے ممبران اور خاص

کر پی ایم ایل (ن) کے ممبران سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ بجائے ہم ادھر ادھر، نمبرون، آپ نیشنل اسمبلی میں، آپ نیشنل اسمبلی میں پاکستان تحریک انصاف کے ایم این ایز کو اور یہ میں میڈیا کے دوستوں کو بھی بتانا چاہتا ہوں کہ وہ بھی یہ نوٹ کریں، آپ پاکستان تحریک انصاف کے ایم این ایز کو ملے ہوئے فنڈز کا ریکارڈ لے آئیں، ہم اپوزیشن کو دیئے ہوئے فنڈز کا ریکارڈ لائیں گے (تالیاں) ایک، میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ میں یہ کہتا ہوں کہ یہ میرے صوبے کے اندر پیدا ہونے والی گیس میری ضرورت سے زیادہ ہے، اگر آپ نے صوبائی فنڈ میں سے اتنا بھی کام کیا ہو، آپ ریکارڈ لے آئیں، میں تو درخواست کرتا ہوں کہ میرے پیسے جینوین پیسے ہیں ان کو Accept کریں، اگر غلط ہیں تو اس ڈیبٹ پہ مجھے بتائیں، میں آپ سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آپ یہ ثابت کر کے لے آئیں کہ 'کونسل آف کامن انٹرسٹ' کے اندر اے جی این قاضی فارمولہ کے تحت فیصلہ نہیں ہوا ہے؟ اگر ہوا ہے تو خدا کیلئے فیصلوں کے اوپر عمل درآمد حکومتیں کرتی ہیں، فیڈرل گورنمنٹ سے ریکویسٹ کرتے ہیں، جو ستار صاحب نے دو پوائنٹس اٹھائے ہیں ایک یہ ہے کہ وہ Requisition نہیں ہو رہی Acquire نہیں کیا جا رہا، ستار صاحب، ایک یہ آپ کا پوائنٹ ہے۔ میڈم سپیکر، دوسری بات ستار صاحب نے یہ کی ہے کہ وہ پیسے کم ہیں، ان کی مالیت کم ہے جو پراپرٹی کے جو پیسے ہیں، شاید انہوں نے کہا کہ Per Acre یا Per Kanal کم ہیں، اب میں آپ کو بتاؤں اگر یہ پیسے فیڈرل گورنمنٹ کے ہیں، واپڈا کے ہیں، اور اگر وہ، ہم تو اس میں صرف اور صرف ایک چینل کے طور پر Implement کریں گے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ اگر فیڈرل گورنمنٹ سمجھے، واپڈا سمجھے، وہ دو کروڑ Per Acre دینا چاہے تو ہمارے لئے کوئی ایشو نہیں، وہ ہمیں پیسے دیں تو وہ ہم آپ کو اپنے طریقے سے دے دیں گے، اس کے اوپر ہمارا کوئی اعتراض نہیں ہے۔ لیکن یہ ایک Genuine issue جو کہ وہ سمجھتے ہیں، انہوں نے بات اٹھائی ہے تو میں ایسا کرتا ہوں کہ میں ستار صاحب کے ساتھ Commitment کرتا ہوں کہ کل اور پرسوں میں Busy ہوں، تیسرے دن آپ آجائیں، سی ایم سیکرٹریٹ جاتے ہیں، میں آپ کے ساتھ کھڑا ہوں اور میں نلوٹھا صاحب سے کہتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ کھڑے ہو جائیں فیڈرل گورنمنٹ کے سامنے، سیاسی بیان نہ دیں، آپ یہ بتادیں کہ شاہ فرمان اے جی این قاضی فارمولہ کے تحت فیصلہ نہ ہوا تو میں Resign کر جاؤں گا۔ آپ مجھے ایک روپے کا فنڈ بتادیں میرے Guess کے بارے میں، میں Resign

کر جاؤں گا۔ اس طرح نہیں ہوتا، آپ نے فنڈز کی بات کی، آپ نے پانی کے انصاف کی بات کی، آپ اس ڈیپٹی کے اندر وہ سارا ریکارڈ لے آئیں کہ جو پینتیس، چونتیس ایم این ایز ہیں پی ٹی آئی کے ان کو کتنا فنڈ ملا، آپ کو کتنا فنڈ ملا، اپوزیشن کو کتنا فنڈ ملا؟ وہ ریکارڈ ہم لیکر آجائیں گے۔ شکریہ میڈم سپیکر۔

Madam Deputy Speaker: The sitting is adjourned till 02:00 pm afternoon tomorrow.

---

(اجلاس بروز بدھ مورخہ 14 دسمبر 2016ء بعد از دوپہر دو بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)